کس طرح ایک یتیم اور مزدور لڑکا اضلاع متحدہ امریکہ کا سب سے اعلیٰ افسر بن گیا؟

جیمز گارفیلڈ

کے سوانح عمری

جو کارپردازان مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور نے انگریزی سے ترجمہ کی ہے

سنہ ۱۸۹۲ء

مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور میں باہتمام منشی محبوب عالم مالک مطبع طبع ہوئی

جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری

حسب نسب اور تولد

ستر سال کا عرصہ گذرا ہے کہ اضلاع متحدہ امریکہ جو اب جا بجا خوبصورت اور عالیشان شہروں سے آباد ہے بالکل جھاڑ اور جنگل سے ڈھنپا ہوا تھا

نوآبادیاں بسا[illegible] میں لگے رہتے تھے۔ درخت کاٹتے اور جنگل صاف کر کے کاشتکاری شروع کرتے۔ اس زمانہ میں اُن لوگوں کی زندگی بہت مصیبتوں میں گذرتی تھی۔ کیونکہ جن گھروں میں وہ رہائش اختیار کرتے تھے بہت تنگ و تاریک ہوتے تھے۔ پہلے تو لکڑیوں کے کندے کاٹ کر اور نیچے اُوپر جوڑ کر ان سے دیواریں اور چھتیں بنا لیتے۔ اندر سے کیچڑ کے ساتھ لیپ دیتے اور کھڑکیوں یا روشندانوں کے بجائے روشنی اندر لانے کے لئے چکنا کیا ہوا کاغذ لگا دیتے تھے۔ کوئی باقی اسباب خانہ داری کا تھا جو بہت ہی کم اور سیدھا سادھا ہوتا۔ جہاں کہیں کوئی کھیت تیار ہوتا وہیں کھیت کا مالک اپنا گھر بنا لیتا خواہ دوسرے آدمی سے کتنا ہی دور ہو۔ چنانچہ اس طرح ایک گھر دوسرے گھر سے کئی کئی میل کے فاصلہ پر آباد ہوتا۔ اور رات کے وقت بھیڑیے مکانات کے دروازوں کے سامنے آکر ہنگامہ برپا کرتے۔

سنہ ۱۸۲[illegible]ء میں ایک نوجوان شخص ابراہام (ابراہیم) گارفیلڈ نامی اپنی نوعروس بیوی کے ہمراہ اس ملک میں آیا اور ایسے ہی ایک مکان کے جھونپڑے میں کہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے رہنے لگا۔ جب اس کو نو سال اس طرح گذر گئے تو اس اثنا میں اس کے گھر میں تین بچے پیدا ہو گئے تھے۔ اور اس نے اپنی محنت سے پس انداز کر کے کچھ روپیہ بھی بچا لیا تھا۔ اس شخص نے اس روپیہ سے اپنے اس مکان سے سات میل کے فاصلہ پر پچاس ایکڑ اراضی کا ایک قطعہ خریدا۔ اور وہاں ایک لکڑی کا جھونپڑا تعمیر کر کے وہ جنگل کاٹنے کی محنت میں مشغول ہوا۔ یہ شخص بہت قوی ہیکل اور تندرست اور جوان تھا اس لئے ایسی محنت اس کے لئے کچھ مشکل کام نہ تھا۔ یہاں پر ۱۹ نومبر ۱۸۳۱ء کو اس کے گھر میں چوتھا بچہ جیمس ابراہام نامی پیدا ہوا۔ اس لڑکے کے تولد کے اٹھارہ ماہ بعد ابراہام کام میں مشغول تھا کہ اس کو جنگل میں آگ لگ جانے کی خبر پہنچی۔ اس زمانہ میں اس ملک میں موسم گرما میں جنگل میں کثرت سے آگ لگ جایا کرتی تھی۔ اور کبھی لوگوں کے جھونپڑے اور فصلیں بھی اس سے جل جایا کرتیں۔ اپنی بیوی [illegible] کی مدد سے ابراہام نے آگ کو اپنے کھیت تک پہنچنے سے روکنا چاہا

ایک اور طرف کو بڑھ گئی اور بالکل فرو ہو گئی ✤
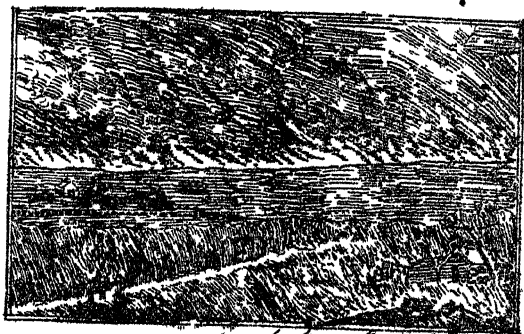
(امریکہ کے ایک جنگل میں آگ لگی ہوئی ہے)

تکان سے ماندہ ہو کر باپ آرام کرنے کو ٹھنڈی ہوا میں ایک لکڑی کے کندے پر بیٹھ گیا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان کا جسم بہت گرم ہو دفعتاً سرد ہوا کا لگنا خوفناک ہوتا ہے بیچارہ ابراہام اس سے بیمار ہو گیا۔ اور اسی عارضہ سے گذر گیا۔ اس کے آخری کلام جو اپنی بیوی سے ہوئی تھی یہ تھی پرویں میں نے اس جنگل میں چار پودے لگا دئے ہیں۔ اور اب اُن کو تمہارے سپرد کئے جاتا ہوں پاس پڑوس کے چند کھیتوں سے لوگ بیچاری اور یتیم بچوں سے ہمدردی ظاہر کرنے کو آئے اور اُن کی مدد سے لاش ایک بھدے سے صندوق میں بند کر کے کھیت کے ایک کونے میں دفن کر دی گئی ✤

اس وقت بیچاری بیوہ کے حالت قابل رحم تھی۔ کھیت کی قیمت میں سے ابھی بہت سا روپیہ ادا نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ ایک مرتبہ جہاں سے روپیہ قرض لیکر کھیت خریدا گیا تھا وہاں ابھی کچھ رقم واجب الادا تھی۔ مگر اُس کو ادا کرنے کے لئے اُس بیچاری کے گرہ میں کیا تھا۔ اُس کے بڑے بیٹے تامس کی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اور چھوٹا بچہ بالکل شیرخوار تھا۔ اُن کے بعض دوستوں نے اس وقت بیوہ کو صلاح دی کہ تم سے تو کھیت کا کام ہو نہیں سکیگا اس لئے اس کو فروخت کر دو۔ اس وقت اگر وہ ان کی صلاح مانتی ہے تو جو قیمت ہاتھ آتی ہے اس سے مالگذاری اور قرضہ ادا ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے پاس کچھ نہیں بچتا

اور اس کو اپنے رشتہ داروں کی مدد پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے۔ اس بہادر عورت نے اس وقت خدا کی مرضی معلوم کرنے کے لئے دعا کی اور اس کے دل میں یہی قرار پایا کہ کھیت نہیں فروخت کرنا چاہئیے۔ بلکہ یہیں رہکر اپنے بڑے بیٹے ٹامس کی مدد سے زود کرنا چاہئیے۔ اور ایک حصہ کھیت کا فروخت کرکے قرضہ ادا کر دیا جاوے جب اس نے اپنے بیٹے سے اس کا ذکر کیا تو اس نے کہا ماں میں ہل چلا سکتا ہوں۔ پودے لگا سکتا ہوں۔ گیہوں کی تخم ریزی کر سکتا ہوں۔ اور کھیت کیار کے اور بھی کئی کام کر سکتا ہوں۔ جس پر اس کی ماں نے جواب دیا کہ تمہاری عمر ابھی ایسے کام کرنے کے قابل نہیں۔ مگر میری مدد سے شاید تم کچھ کام کر سکو۔ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ میں بیوہ اور یتیم کے ساتھ رہونگا +

تھوڑے دنوں میں اُن کی زمین کے ایک حصہ کا خریدار ملگیا۔ اور گارفیلڈ کی بیوی نے اس کو فروخت کرکے اُس روپیہ سے اپنا قرضہ ادا کر دیا۔ ہمارے ملک میں تو قلبہ رانی کے لئے بیل استعمال ہوتے ہیں مگر امریکہ اور انگلستان میں گھوڑوں سے ہل چلایا جاتا ہے۔ ٹامس نے ایک گھوڑا اپنے ایک ہمسائے سے مانگ کر کھیت کو بونے کے لئے تیار کرلیا۔ اب گیہوں کے کھیت کے لئے باڑہ کی ضرورت ہوئی۔ اس نواح میں دستور تھا کہ ہمسایہ کے زمیندار آکر کسی کے کھیت کے گرد باڑہ لگا دیتے۔ مگر کھیت کے مالک کو ان کو شراب پلانی پڑتی۔ مگر چونکہ بیوہ گارفیلڈ نے شراب پلانا منظور نہ کیا اس لئے لوگ کام چھوڑکر چلے گئے۔ اس پر بھی وہ اپنے ارادہ پر قایم رہی اور کدال اپنے ہاتھ میں لیکر باڑہ گاڑنے میں جا مشغول ہوئی۔ گو بارہا وہ اس کے بوجھ کے صدمہ سے پچھلے طرف گر گر جاتی تھی۔ نیکبخت بچے ٹامس نے نہایت شرافت سے اُس وعدہ کو قایم رکھا جو اُس نے اپنی ماں سے پہلے روز کیا تھا وہ طلوع آفتاب سے پہلے محنت کرنی شروع کرتا اور آفتاب غروب ہونے سے پہلے کھیت سے واپس نہ آتا۔ آخرکار کھیت کی باڑہ پوری ہوگئی اور گیہوں اگنے لگی +

مگر خوراک اب ختم ہوتی جاتی تھی اور غلہ خریدنے کے لئے روپیہ موجود نہیں تھا۔ بیوہ نے اپنے دل میں خیال کیا اگر کوئی انتظام نہ ہو سکا تو فصل سے پہلے

خوراک کا ذخیرہ ختم ہو جائیگا۔ اس لئے کچھ دنوں تک وہ ہر روز بجائے تین تین چار چار مرتبہ کے دو مرتبہ کھایا کرتی۔ لیکن پہلے کی نسبت اب کام بھی بہت سخت کرتی تھی۔ اب پھر بھی اس نے دیکھا کہ غلہ فصل کے زمانہ تک نہیں جائیگا اس لئے اس نے دن بھر میں صرف ایک ہی وقت کھانے پر اکتفا کیا۔ اور صرف اس قدر کھانا کھانا شروع کیا کہ جس سے جان تن میں بچی رہے۔ اور یہ تمام کیفیت جہاں تک ممکن تھا بچوں سے پوشیدہ رکھی۔ تاکہ وہ غم نہ کریں یا اپنی ماں کی مثال کی تقلید کر کے کمزور نہ ہو جائیں خصوصاً تامس کا تندرست اور توانا رہنا بہت ضروری تھا۔ جو اسی عمر میں ایک مرد کے برابر کام کرتا تھا۔ اور اسی لئے اس کو کھانا بھی زیادہ ملنا چاہئے تھا۔

آخرکار غلہ پختہ ہو گیا۔ اور فصل جو خوب عمدہ تھی تیار ہو گئی ماں اور بیٹے نے نہایت خوشی سے فصل کا ٹکر خرمن لگا دیا۔ جبکہ اس کنبے نے اپنا پہلے روز کا کھانا نئے فصل سے تیار کیا تو ماں کا دل خدائے تعالٰے کی شکرگذاری اور فرمانبرداری سے بھر گیا۔ اور اس نے خوشی سے ایک گیت گایا۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ "خدا میرا چرواہا ہے اور مجھ کو محتاج نہیں ہونے دیگا"۔ چنانچہ اس روز کے بعد اس بے یار و مددگار کنبے کو بھوک کی تکلیف کبھی نہ اٹھانی پڑی۔

اضلاع متحدہ امریکہ کے بہت سے حصوں میں موسم سرما کے درمیان زمین تخ بستہ رہتی ہے۔ اور اس لئے ہر شخص کے پاؤں کو ایسی زمین پر چلنے کے لئے بوٹ یا جوتی کی از حد حاجت رہتی ہے۔ مگر بیچارے جیمس کی ماں کو ایسی مقدرت کہاں حاصل تھی کہ اس کیلئے ایک جوتیوں کا جوڑا خرید سکتی۔ اس لئے یہ بیچارہ جاڑے کے موسم میں بھی برہنہ پا رہنے کو مجبور ہوتا تھا۔ مگر تھوڑی مدت کے بعد تامس کچھ کما کر لانے لگا۔ پہلے روز جب وہ اپنی ماں کے پاس کچھ مزدوری کی اجرت لیکر آیا تو اس نے خوشی خوشی چند روپے اس کے ہاتھ پر رکھدئے اور کہا "اب تو جیمس کو جوتا مل جائیگا"۔ اس کی ماں نے جواب دیا۔ "بیشک بیٹا اور وہ اس پہلی مرتبہ جوتی پہنانے کے لئے ہمیشہ تمہارا مشکور رہیگا"۔

اس وقت جیمس کی عمر ساڑھے تین سال کی ہوگی۔ اس کے لئے اس جوتیوں کے

جوڑے کا ملنا ایک بہت بڑی بات تھی۔ یہاں تک کہ اس سے جس قدر اس کو خوشی حاصل ہوئی تھی اُس سے تیس سال بعد اضلاع متحدہ امریکہ کے عہدہ پریسیڈنٹ ہونے کے لئے انتخاب ہونے کے وقت بھی نہیں حاصل ہوئی تھی۔ ٹامس بھی اپنے چھوٹے بھائی کو اس قدر خوش دیکھکر بہت مسرور ہوا۔ انسان کو اپنے آپ کو خوش کرنے کا سب سے عمدہ اور یقینی طریقہ یہی ہے کہ وہ اوروں کو جو اُس کے ارد گرد رہتے ہیں خوش کرکے اس سے اطمینان حاصل کرے۔

ابتدائی تعلیم کا زمانہ

ابراہام گارفیلڈ اپنی وفات سے چند روز پیشتر ایک دن اپنے شیر خوار بچے جیمس کو گود میں لئے یونان کے مشہور مورخ پلوٹارک کی تذکرات کی کتاب مطالعہ کر رہا تھا۔ جیمس جس کی عمر اس وقت اٹھارہ ماہ کے قریب ہوگی اس وقت "ماں" "بابا" اور ایسے ہی چند سہل لفظ کہنے سیکھا تھا۔ باپ نے کہا کہو "پلوٹارک"۔ اور جیمس نے بچے نے نہایت صحت اور صفائی سے وہی نام لے دیا۔ باپ نے اپنے بیٹے کی یہ طاقت دیکھکر بڑے فخر سے پکار کر کہا "اِلزا پیاری۔ تمہارا بچہ کسی روز ضرور بڑا عالم ہوگا"۔

جب جیمس چار سال کا ہوا تو پاس کے گاؤں میں جوان کے کھیت سے ڈیڑھ میل فاصلہ پر تھا ایک مدرسہ قائم ہوا۔ اس کی ماں اور ٹامس اس کے بھائی نے چاہا کہ اس کو اور اس کی دو بہنوں کو پڑھنے کے لئے مدرسہ میں داخل کیا جاوے مگر یہ اتنی دور چلکر نہیں جا سکتا تھا۔ اس پر بڑی بہن نے کہا کہ وہ اس کو کندھوں پر اٹھا کر ہر روز مدرسہ تک لیجایا اور وہاں سے لے آیا کریگی۔ چنانچہ دوسری صبح وہ اسکو اُٹھا کر لیگئی۔ جیمس کو وہ سواری خوب پسند آئی اور مدرسہ میں جا کر تختی لکھوا۔ دوپہر کو جب یہ لوگ مدرسہ سے واپس آئے تو دونوں لڑکیوں نے مدرسہ میں جانے سے خوشی ظاہر کی۔ اس پر اُن کی ماں نے کہا کہ حقیقت میں میرے لئے بڑی خوشی کا مقام ہے کہ تم لوگوں نے مدرسہ کو اس قدر پسند کیا ہے۔ لیکن تم کو چاہئے کہ آسمانی

کو غنیمت سمجھو۔ اور بہت جلدی کچھ حاصل کر لو۔ کیونکہ ایسے جنگل میں کہ جہاں ہم رہتے ہیں مدرسہ ہر روز نہیں ملتا"۔

جیمیس دل لگا کر پڑھتا تھا اور جب اس کی عمر پورے چار سال کی ہوئی تو اس کو پہلی مرتبہ انعام ملا جو انجیل کی ایک جلد تھی۔ اس کے استاد نے خوش ہو کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور محبت سے کہا کہ "میرے لڑکے اگر تم نے خوب دل لگا کر پڑھا تو تم ایک روز بڑے جرنیل ہو جاؤ گے"۔ جیمیس بیچارے کو کیا معلوم تھا کہ جرنیل کیا ہوتا ہے۔ اس نے اپنی ماں سے آکر پوچھا کہ جرنیل کس کو کہتے ہیں اُس نے کہا جرنیل ایسے کوٹ پہنتے ہیں جو سنہری گوٹوں سے منڈھے ہوئے ہوتے ہیں گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں اور سپاہیوں کو میدان جنگ میں لیجاتے ہیں۔ "اگر تم خوب پڑھو اور علم حاصل کرو تو تم ایسے آدمی بن سکتے ہو کہ بنی نوع انسان کی خونریزی بھی نہ کرو اور عزت اور مرتبہ میں ایک جرنیل کے برابر ہو جاؤ"۔

جیمیس نے کبھی اپنا وقت ضائع نہیں ہونے دیا۔ اُس نے وہ تمام کتابیں پڑھ ڈالیں جو اس کے باپ نے جمع کی ہوئی تھیں۔ اور چھ سال کی عمر میں وہ ایک کتاب جس کا نام "انگلش ریڈر" تھا قریب قریب تمام و کمال زبانی سُنا سکتا تھا۔ مدرسہ کے وقت کے بعد شام کو جب گھر پر آتا تو جہاں آگ جلتی تھی اُس کے سامنے چت لیٹ جاتا اور اپنا سبق یاد کرتا رہتا۔ جاڑے کے دنوں میں جب وہ مدرسہ میں نہیں جا سکتا تھا اس کی ماں اس کو گھر میں پڑھایا کرتی۔ جب وہ اس کو علم سکھلانے میں مصروف ہوتی ساتھ ہی یہ بھی اس کی کوشش ہوتی تھی کہ نیک اخلاق اور خداپرستی کی راہ بھی اس کو سکھلائے۔

جیمیس اور اس کے چند رفیقوں نے ایک قسم کی جماعت اپنے ہجوں کی مشق کے واسطے بنائی ہوئی تھی۔ کہ جہاں وہ لوگ آپس میں ہجوں پر بحث کیا کرتے تھے جیمیس اپنے سارے مدرسہ میں سب سے عمدہ ہجے کرنیوالا تھا بحالیکہ وہاں کے کل طالبعلموں میں نصف سے زیادہ لڑکے عمر میں اس سے بڑے تھے اور ان میں سے بعض کہا کرتے تھے کہ جیمیس تو کتاب کے ہر ایک لفظ کا ہجا صحت سے بتلا سکتا ہے۔

مسز گارفیلڈ نے دیکھا کہ اگر اس کے بچے کی تعلیم کیلئے تمام ضروری سامان مہیا ہوسکیں تو وہ بڑا اچھا عالم بن سکیگا۔ چونکہ ان کے کھیت سے مدرسہ کا فاصلہ بہت دور تھا اور اس کے بچوں کو باقاعدہ مدرسہ جانے میں بہت تکلیف ہوتی تھی۔ اِس لیئے اسنے ارادہ کرلیا کہ اپنے زمین سے ایک کونہ زمین کچھ جگہ مدرسہ بنانے کے لئے دیدے۔ اُس نے چند ہمسایوں سے مدد چاہی۔ کہ اس کی زمین پر مدرسہ کی عمارت تعمیر کرائی جاوے اور اُنہوں نے اس کو تعمیر کے خرچ سے دو دینا منظور کر لیا۔ چنانچہ مدرسہ کا کمرہ بیس فیٹ مربع کا بنکر تیار ہوگیا جس میں لکڑی کے موٹے کندوں کے بھدی بھدی بنچیں رکھی گئیں جو پچیس بچوں کے بیٹھنے کے لئے کافی تہیں +

ذیل کی حکایت سے معلوم ہوگا کہ جیمز بچپن ہی میں جس طرح پڑھنے کی محبت کیلئے مشہور تھا ویسے ہی راستبازی کے لئے بھی بہت ممتاز تھا۔ ایک مرتبہ وہ اپنے ایک رشتہ دار کی ملاقات کے لئے گیا جس کا مکان ان کے گھر سے تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس کو وہاں سے لوٹنے سے پہلے شام کی تاریکی ہوگئی۔ اور بارش بھی بہت سخت پڑنے لگی۔ اندھیرا اس قدر ہوگیا کہ یہ بیچارہ بہت گھبرانے لگا۔ اسکے رشتہ داروں نے اس کو بہت تاکید کی رات بھر یہیں رہ جاؤ صبح اُٹھکر چلے جانا مگر جیمس نے کہا میں ایسا ہرگز نہیں کرسکتا۔ میری ماں فکر کریگی کہ مجھ کو کیا ہوگیا اور اگر میں ٹھیر گیا تو مجھ سے ناراض ہوگی"۔ تب اُن لوگوں نے کہا اچھا اگر تم نے بہرحال جانا ہی ہے تو ابھی روانہ ہو جاؤ۔ اس نے کہا بہت بہتر اور سلام کہکر رخصت ہوا۔ اور دل کڑا کرکے آگے بڑھا۔ مگر یہ سڑک ایک مقام سے ہوکر گذرتی تھی جہاں بالکل گھنا جنگل تھا اور راستہ میں کوئی آبادی نہیں آتی تھی۔ علاوہ اس کے رات کی تاریکی اور سردی اور بارش سب ایک جگہ جمع ہوگئی تھیں۔ یہ لڑکا ایک آدھ میل تک تو حوصلہ کرکے بڑھا گیا مگر یہاں پہنچکر اس کی ہمت ہارگئی اور لوٹ کر تیر کی طرح سیدھا اپنے رشتہ داروں کے گھر کی طرف جتنی جلدی اس کی ٹانگوں نے مدد دی دوڑ گیا۔ یہاں پہنچا تو دم چڑھا ہوا تھا اور رنگ منہ کا فق تھا۔ مگر جب وہاں آکر کھڑا ہوا تو اس کو اپنے دل میں شرم آئی کہ مجھ کو

کیوں ٹھہر آیا تھا - میں بُزدل ہوں" - اس کی چچی نے کہا "رات بہت اندھیری ہے اور بارش کی وجہ سے کیچڑ اور سردی بھی ہوگئی ہے بہتر ہے تم یہیں ٹھہر جاؤ"۔
لڑکے نے جواب دیا "میں ایک دفعہ کوشش کرونگا۔ مجھ سے واپس آنے کی بڑی بیوقوفی ہوئی ہے۔ اور ایک میل کی مسافت اور بڑھ گئی ہے"+
وہ جیمس دوبارہ ہرگز کوشش نہ کرو۔ تمہاری ماں کو کیا معلوم ہے کہ تم ڈر جانے کے باعث نہیں آئے۔ تم اُس کو کہہ سکتے ہو کہ راستہ میں کیچڑ بہت گہرا تھا اس لئے میں گھر کو لوٹ نہ سکا"+
اس سے معاملہ جلدی ہی طے ہو گیا۔ لڑکے کا چہرہ تمتما اُٹھا جبکہ اُس نے کہا "میں کبھی اپنی ماں سے جھوٹی بات نہیں کہونگا۔ اور میں کبھی پسند نہیں کرتا کہ اس کو معلوم ہو کہ میں ڈر گیا تھا۔ میں ابھی گھر کو جاتا ہوں۔ وہ بہت اچھی ماں ہے اور اس قابل نہیں کہ اس کا بیٹا اس کے سامنے جھوٹی بات بیان کرے"۔ اور یہ کہکر وہ جھٹ وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اور دل مضبوط کرکے کہیں نہ رُکا جب تک کہ وہ گھر میں نہ پہنچ گیا+

کاشتکار اور بڑھئی لڑکا

جب ٹامس اکیس سال اور جیمس بارہ سال کا ہو گیا تو قرار پایا کہ بڑا بھائی گھر سے کہیں باہر جاکر کام کرے اور چھوٹا بھائی اُس کا کھیت کیار کا کام سنبھال لے ٹامس چاہتا تھا کہ بجائے اُس بھدی لکڑی کے کندوں کے گھر کے کہ جس میں وہ اب تک رہتے تھے اپنی ماں کے لئے ایک مکان تیار کرے۔ اس غرض کے لئے گذشتہ پانچ سال میں وہ لکڑی کا شہتیر تیار کرتا رہا تھا۔ لیکن بڑھئی کی مزدوری دینے اور کھڑکیاں اور میخیں وغیرہ کئی ضروری چیزیں خریدنے کے لئے نقد روپیہ درکار تھا اور وہ موجود نہیں تھا۔ چنانچہ اس مطلب کے واسطے روپیہ کمانے کیلئے ٹامس نے ایک زمیندار کے کھیت سے جنگل کاٹنے کا کام ۱۲ ڈالر یعنے قریب ۲۵ روپیہ ماہوار پر منظور کیا جو اُن کے گھر سے بہت فاصلہ پر تھا+

رخصت ہونے سے پہلے ٹامس نے جیمس کو کھیت کے متعلق کئی ہدایتیں کیں۔ اور بتلایا کہ زمین میں ہل بار کر گیہوں کی تخم ریزی کی جاوے اور آلو بھی بوئے جائیں۔ بیچاری ماں کو ٹامس کی جدائی سے رنج تو بہت ہوا مگر وہ سمجھتی تھی کہ اتنی چھوٹی کھیت پر ہم سب کا گذارہ ہونا مشکل ہے اس لئے اُس کا باہر جاکر کام کرنا ہی بہتر ہوگا۔ جیمس کو بھی ایسے بھائی کی علیحدگی سے بہت غم ہوا کیونکہ وہ اُس کے حق میں بمنزلہ باپ کے تھا۔ مگر مصلحت یہی چاہتی تھی کہ اس وقت بڑا بھائی کمانے کے لئے باہر چلا جاوے چنانچہ ماں بیٹے نے ٹامس کو رخصت کیا۔ ادھر سے فارغ ہوکر جیمس نے ایسا دل لگا کر کھیت کا کام کرنا شروع کیا کہ پاس پڑوس کے لوگوں میں "لونڈا کسان" کے نام سے مشہور ہوگیا +

اپنے بھائی کی غیر حاضری میں جیمس بہت خوش تھا کیونکہ اس کو دل کھولکر کام کرنیکا موقع ملتا تھا۔ وہ تڑکے تڑکے اُٹھکر کام شروع کرتا اور جب تک شام کی تاریکی زمین کو ڈھانپ نہ لیتی وہ کام سے دم نہ لیتا۔ وہ اس کام کو بہت پسند کرنے لگا اور اس میں پھرتی بھی بہت کرنا سیکھ گیا۔ ہمسائے کے ایک کسان کے ساتھ اُس نے تبادلہ محنت کا انتظام کیا۔ اس طور پر کہ جیمس اس کے کھیت کے کام میں اسکی مدد کرے اور اسکے عوض میں وہ اس کو اپنے بیلوں کی جوڑی ہل چلانے کے لئے دے چنانچہ دونوں طرف کے لئے یہ فائدہ مند قرارداد تھی جیمس اس شخص کے کھیت پر ہر قسم کا کام کردیا کرتا تھا اور اس کے عوض میں اُسکے بیلوں کا استعمال اس کے لئے بڑی امداد کی بات تھی +

اس زمانہ میں اس کو تعلیم کے بالکل مہلت نہ ملتی تھی اس کو اپنے علم کے ذخیرہ میں ترقی کرنے کا ہر ساعت خیال رہتا اس سے سوائے اسکے اور کیا ہوسکتا تھا کہ وہ شام کو دن بھر کے کام کی تکان کے بعد اپنے گھر کی آگ کے سامنے لیٹ کر پڑھتا۔ کیونکہ اتنا مقدور تو ان کو حاصل نہیں تھا کہ پڑھنے کے لئے چراغ جلاتے۔ جیمس اپنی اس حالت میں بھی مطمئن معلوم ہوتا تھا مگر اس کی ماں اس حالت سے خوش نہیں تھی۔ اُس نے ایک روز کہا "جیمس میں امید کرتی ہوں تم کو ہمیشہ کھیت پر کام نہیں کرنا پڑیگا۔ کیا تم پڑھ کر عالم نہیں بننا چاہتے" +

"بیشک میں تو اس سے زیادہ کسی پیز کے لئے آرزو نہیں کرتا مگر میں کس طرح عالم بن سکتا ہوں" *

"میں نہیں جانتی۔ اور اسی بات سے مجھ کو تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ گو میں خیال کرتی ہوں کہ مجھ کو اندیشہ نہیں کرنا چاہئے۔ میں جانتی ہوں اگر اس میں ساری بہتری ہے تو خداوند کریم اس کے لئے کوئی وسیلہ پیدا کر دیگا۔ اور اسی واسطے ہم کو یہ بات اسی پر چھوڑ دینی چاہئے" *

اسی طرح جیمس اور اس کی ماں ہرگز نہیں جانتے تھے کہ مشیت ایزدی کو کیا منظور ہے اور توکل بخدا اپنی حالت پر قناعت کرتے تھے۔ مگر اسی اثنا میں جیمس اپنے فرض کو عمدہ دلدہی سے پورا کرنے سے اپنی آیندہ عظمت کی بنیاد قایم کر رہا تھا۔ دنیا میں ترقی کا راستہ یہی ہے کہ خواہ ہمارا کام کیسا ہی ادنے ہو اور کیسا ہی حقیر ہو ہم اس کو پوری توجہ اور پوری ہمت سے کرتے رہیں *

سات ماہ کے عرصہ کے بعد ٹامس اپنے گھر کو واپس آیا۔ سب سے پہلے جیمس نے اس کو دور سے دیکھا اور خوشی کے مارے اسکے چلا کر بولنے سے کہ "ٹامس آگیا" اس کی ماں بھی دروازہ کے باہر نکل آئی۔ اس کا چہرہ خوشی اور پیار سے چمک گیا جبکہ اس نے دیکھا کہ اس کے دونوں بیٹے ہاتھ میں ہاتھ دئے اس کے طرف آرہے ہیں *

جبکہ محبت کی بغلگیری سے فراغت ہوئی اور سارا کنبہ بلکر بیٹھا تو ٹامس نے ایک مٹھی بھر سونے کے سکے جو کہ اس کی اس سارے زمانہ کی کمائی تھی اپنی ماں کی گود میں ڈالدئے۔ اور کہا کہ "اب تم ایک عمدہ مکان بنوا سکتی ہو"۔ کیونکہ اس وقت یہ شریف نوجوان اپنی ماں کے لئے ایک عمدہ مکان بہم پہنچا دینے کے خیال سے نہایت ہی خوش نظر آتا تھا *

جیمس جس نے اس سے پہلے کبھی سونے کا سکہ نہیں دیکھا تھا حیرت زدہ ہوکر پوچھنے لگا "ٹامس یہ کتنے کا ہوتا ہے؟" "پورے پچھتر ڈالر کا" اسکے بھائی نے جواب دیا۔ مسز گارفیلڈ نے اپنے بڑے بیٹے کی محبت کے اس سلوک کو خاموشی سے قبول کیا کیونکہ اس کا دل اس وقت شکریہ سے اس قدر بھرا ہوا تھا کہ لب اس کو لفظوں میں ادا کرنے سے قاصر تھے۔ لیکن جو آنسوؤں کے قطرے اُن طلائی اشرفیوں پر پڑتے

اُن سے اس کی دل کی کیفیت معلوم ہو گئی ✦

ٹامس کو شوق تھا کہ پھر اپنے کام پر لوٹ جاوے اور اپنی ماں کے لئے اور روپیہ کما کر لاوے مگر اب مناسب تھا کہ پہلے گھر تیار ہو جاوے۔ کچھ تو اسباب پہلے ہی تیار تھا اور بڑھئی کی مدد لگانی کی ضرورت تھی۔ ٹامس کو کلیولینڈ میں بھی جانا چاہیے تھا جو اٹھارہ میل کی مسافت پر سب سے قریبی قصبہ تھا تاکہ وہاں سے شیشے اور کیل کانٹا وغیرہ ضروری مصالح لاکر کام شروع کرائے۔ جیمس نے بھی اس کے ہمراہ شہر تک جانے کی آرزو ظاہر کی۔ اور یہ پہلا موقع تھا کہ اُس نے ایک بڑا شہر اور ایک بہت بڑی پہنائی پانی کی ایسی جھیل میں دیکھی تھی۔ کیونکہ کلیولینڈ جھیل ایری کے کنارے پر واقع ہے ✦

جیمس کا کھیتی باڑی کے کام سے جس قدر وقت بچتا وہ اپنے نئے مکان کی تعمیر کی مدد میں خرچ کرتا۔ کئی روز تک بڑھئی کو کام کرتے دیکھکر وہ بڑھئی کے اوزار بڑی سہولیت اور درستی سے استعمال کرنے لگا۔ مکان جب تیار ہو گیا تو اس میں تین کمرے نیچے اور دو کمرے اُوپر کی منزل میں تھے اور بڑی آسائش کا مکان بن گیا تھا ✦

گو ٹامس کی غیر حاضری میں جیمس نے کھیت کا کام سنبھال کر کنبے کی پرورش کا بوجھ ایک طرح اُٹھا لیا مگر تاہم آج تک اُس نے نقد کچھ نہیں کمایا تھا ✦

اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جو وقت کھیت کے کام سے بچتا ہے اگر اُس کو بڑھئی کا کام کرنے میں صرف کیا جاوے تو امید ہے کہ کچھ نقد مزدوری بھی مل جایا کریگی۔ چنانچہ وہ اس بڑھئی کے پاس گیا کہ جس نے تھوڑے دن پہلے اُن کا نیا گھر تعمیر کیا تھا اور اس سے دریافت کیا کہ "کیا تم مجھ کو کچھ کام دے سکتے ہو؟"

"ہاں میرے لڑکے میں تم کو کچھ کام کرنے کے لئے دے سکتا ہوں۔ وہ سامنے تختوں کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہے۔ میں اُن کو رندہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں تم بخوبی یہ کام کر سکتے ہو۔"

"تم مجھے کیا مزدوری دو گے؟"

"ایک سنٹ (قریباً ۳ پائی) ایک تختہ کے صاف کرنے کے لئے دونگا۔ اور یہ بہت عمدہ مزدوری ہے۔"

دوسری صبح سویرے اُٹھکر جیمس ننگے پاؤں اس بڑھئی کی دوکان پر آیا۔ کیونکہ جوتی تو اس کو صرف موسم سرما میں پہننے کو مل سکتی تھی۔ خوب اچھی طرح کام کرسکنے کی خاطر

اُس نے اپنا کوٹ اور جاکٹ بھی اوتار دئے اور صرف کرتہ اور پاجامہ پہنے رہا۔ یہ تختے بارہ بارہ فیٹ لمبے تھے۔ اور بہادر جمیس نے اُن کو زندہ کرنے میں اس قدر سخت مشقت کی کہ آفتاب غروب ہونے سے پہلے وہ بڑھئی کو یہ کہنے کے قابل ہو گیا ✣

"ایک سو تختے درست ہو چکے ہیں۔ اُن کو دیکھ کر گن لو" ✣

"سو نہیں ہو چکے ہونگے۔ کیا تم کہتے ہو کہ ایک سو تختے صاف ہو چکے ہیں؟"

"بیشک گن کر دیکھ لو" ✣

"اگر یہ ٹھیک ہے تو تم نے دن بھر میں بڑا کام کیا ہے" ۔ یہ کہہ کر بڑھئی اُٹھا اور جا کر اپنے تختے شمار کرنے لگا۔ اور شمار کرنے کے بعد بولا "واقعی تم نے ایک سو تختہ درست کر لیا ہے اور اب تمہارے دن بھر کے کام کا عمدہ حصہ یعنے تنخواہ لینے کا وقت آیا ہے"۔ اور تب اُس نے ایک سو سنٹ گنے شروع کئے۔ اور گنکر اِن چھوٹے سکوں کا ایک ڈھیر لگا دیا ✣

جمیس نے اپنی دن بھر کی کمائی خوشی خوشی جیب میں ڈال لی اور گھر میں پہنچکر اپنی ماں کی گود میں پھینکدی اور کہا "لو ماں یہ سب کچھ تمہارے لئے ہے" ✣

"کیا آج دن میں تم ایک ڈالر کما لائے ہو؟"

"بیشک میں نے ایک سو تختوں کو رندہ کر کے صاف کیا ہے" ✣

اس پر ماں نے نہایت محبت کے ساتھ اپنے بیٹے کو بغلگیر کیا اور فرط مسرت سے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا ✣

موسم سرما میں تو جمیس ہر روز بلا ناغہ مدرسہ میں حاضر ہوتا رہا۔ مگر جب موسم گرما کے لئے مدرسہ بند ہوا تو بڑھئی نے اس کو کہا کہ مجھ کو ایک بہت بڑا بھوسہ اور غلہ رکھنے کا مکان بنانا ہے۔ اگر اس کی تعمیر میں تم مجھ کو مدد دوگے تو میں تمہارے کام کے لحاظ سے تم کو چالیس سے پچاس سینٹ روزانہ دیا کرونگا۔ جمیس نے اس کی بات کو قبول کر لیا۔ زیادہ تر اس وجہ سے کہ ایسے مکان بنانے کا ڈھنگ سیکھ لونگا۔ چنانچہ اُس نے ایسی ہوشیاری سے کام کیا کہ بڑھئی نے پچاس سینٹ روزانہ ہی کے حساب سے اس کو تنخواہ دی اور مکان کے ختم ہونے پر وہ بیس ڈالر کا مالک ہو گیا۔ اور اس روز کے بعد گھاس اور غلہ رکھنے کے مکانات بنانے میں اس نے دو سال تک بہت وقت صرف کیا۔ کیونکہ اس مزدوری میں بہت اچھی گنجایش تھی ✣

نہر پر مزدوری کرنے والا لڑکا

جمیس نے اس کے علاوہ ایک سجی کے کارخانے میں جو کہ اس کے مکان سے ۸ میل کے فاصلہ پر تھا نوکری کر لی تھی۔ کارخانہ کا مالک اس سے ایسا خوش تھا کہ وہ جمیس کو بطور منشی کے ۱۴ ڈالر ماہوار دینے لگا۔ جمیس کو یہ رقم بہت معلوم ہوتی تھی۔ لیکن اپنی ماں کی مرضی کے بغیر اس کو کسی قسم کا معاہدہ کرنا منظور نہ تھا۔ اس کی ماں اجازت دینے کو راضی نہ تھی کیونکہ اس طرح جمیس کو بدوضع اور شریر لوگوں میں رہنا پڑتا۔ لڑکا بولا:۔

"لیکن میری غرض صرف اپنے کام میں متوجہ ہونے سے ہے نہ کہ اُن شریر آدمیوں سے سروکار رکھنے سے"۔

"بیٹا مجھ کو اس میں کچھ شبہ نہیں۔ تمہاری تجویزیں ٹھیک ہیں۔ مگر تم ہاک کر ان سے کہاں بچ سکتے ہو"

غرض آخر کار ماں رضی ہو گئی۔ اور لڑکے نے نہایت شرافت سے اپنا وعدہ وفا کیا۔ اُس نے کارخانہ کے شریر نوکروں سے کچھ غرض نہ رکھی۔

جن دنوں یہ یہاں رہتا تھا تو شام کو اپنے آقا کی کتابیں پڑھا کرتا تھا۔ ان میں سے بہت کتابوں میں لڑائیوں کی کہانیاں یا بحری مہموں کے پرجوش تذکرے تھے۔ اس سے پیشتر بھی اسے جہازراں بننے کی خواہش گدگدا چکی تھی۔ لیکن اب یہ خواہش اس کے دل میں بہت مضبوط ہو گئی۔ رات کو یہ خواب بھی ایسے ہی دیکھا کرتا کہ میں جہازوں میں سوار ہو کر دور ملکوں میں جاتا ہوں اور اُن حیرت انگیز مہموں میں جو کتابوں میں مندرج تھیں شریک ہوتا ہوں۔

ایک روز رات کو جمیس کمرے میں بیٹھا ہوا پڑھ رہا تھا کہ اس کے آقا کی بیٹی چلا کر کہنے لگی "میری رائے میں اب مزدوروں کے سونے کا وقت ہے"۔ جمیس اس کی طرف تھوڑی دیر تک تندی سے دیکھتا رہا۔ مگر کچھ نہ بولا۔ اپنا چراغ لیکر بستر پر چلا گیا مگر سونے کے واسطے نہیں گیا تھا۔ "مزدور! مزدور!" اس نے خود بخود مگر رسہ کر کہا "میں جانتا ہوں میں اس سے اعلے حالت میں ہو سکتا ہوں اور ضرور ہونگا۔ جو ہو سو ہو میں کل یہاں نہیں ٹھہرونگا۔ میں خود مزدور رکھونگا"۔

دوسرے روز صبح کو کارخانہ کا مالک بہت متعجب ہوا کہ اس نے نوکری چھوڑ دی دوپہر سے پہلے یہ اپنی ماں کے پاس پہنچ گیا۔ اور ۷۵ ڈالر جو اس نے کمائے تھے دیدیئے ماں کو اس کے اس قدر جلد نوکری چھوڑنے پر بہت رنج ہوا۔ اور اس سے کہا کہ مزدوری میں کچھ ہتک نہیں تھی۔ جیمس نے جواب دیا کہ بات تو ایسی ہتک آمیز نہ تھی جیسا کہ طرز گفتگو تھا کہ جس پر مجھے غصہ آگیا۔ یہ بولا اس نے میرے دل میں امنگ پیدا کر دی کہ دنیا میں کوئی شخص ہونگا۔ اور یہی میری آرزو ہے ماں نے کہا "بیٹا مجھکو امید ہے کہ یہ ہمارے واسطے بہت اچھا ہوگا اور جو کچھ خدا کریگا اس میں ضرور بہتری ہوگی"۔

اب جیمس نے اپنی سمندر پر جانے کی خواہش اپنی ماں سے بیان کی۔ لیکن ماں نے اس امر کی ایسی مخالفت کی کہ اس نے کچھ عرصے کے لئے یہ خیال بالکل چھوڑ دیا۔

چند روز کے بعد جیمس نے سنا کہ چچا کو ایک جنگل صاف کرنے کے واسطے مزدور درکار ہیں اپنی ماں سے صلاح کرکے یہ چلا گیا اور اس کے پاس کام کرنے لگا۔ یہ جنگل جھیل ایری کے کنارے مان پر واقع تھا۔ جھیل کی نیلگوں سطح پر جہاز راج ہنسوں کی طرح چھوٹی چھوٹی لہروں پر تیرتے ہوئے کیا بھلے معلوم ہوتے تھے۔ جیمس اکثر کام کرتے کرتے ٹھہر جاتا اور جہازوں کو دیکھنے لگتا اور دل میں امید کرتا کہ کسی دن یہ بھی اسی جھیل پر جہاز چلاتا ہوگا

ایک جرمن سرزم تراش جو جیمس کے قریب کام کرتا تھا اپنے کام میں سست معلوم ہوتا تھا مگر ہفتہ کے اختتام پر معلوم ہوا کہ اس نے بہت لکڑیاں کاٹ لی ہیں اس کی وجہ معلوم کرنے کے لئے جیمس اپنے ساتھی کو غور سے دیکھنے لگا اس نے دیکھا کہ یہ جرمن صبح سے شام تک لگاتار کام کرتا رہتا ہے حالانکہ جیمس اکثر ٹھہر جاتا اور جہازوں کو دیکھنے لگتا ہے۔ جیمس کے واسطے یہ عمدہ سبق تھا اور یہ فوراً اس پر عمل کرنے لگا۔ ۵۰ روز کے کام کے ۵۰ ڈالر لیکر یہ اپنی ماں کے پاس واپس گیا۔

اس کے بعد جیمس ایک کھیت پر تین چار ماہ تک کام کرتا رہا۔ یہاں یہ اناج کاٹتا اور آلو کھودا کرتا تھا اور اس کو ۱۲ ڈالر ماہوار ملا کرتے تھے۔ زمیندار نے اس کو تنخواہ دیتے وقت کہا "تم نے بہت اچھی طرح کام کیا ہے"۔ اب یہ سرما کے واسطے مکان پر واپس آگیا۔ مگر اب بھی مضطرب اور بے صبر تھا۔ اس کی ماں نے دیکھا کہ اس کا بیٹا بیچین ہے۔ اس سے اس کو خوف ہوا کہ اسکے دل میں سمندر کا خیال تھا مگر ماں نے

اس بات کو ظاہر نہ کیا۔ آخر کار جیمس نے ایک دن کہا کہ سمندر پر جانے کے بارہ میں میں
اپنی خواہش کو نہیں روک سکتا تھا۔ اس کی ماں سمجھتی تھی کہ بہت جلد جہاز پر اس کو زندگی
دو بھر معلوم ہوگی اور گھر واپس آنا چاہیگا۔ جب جیمس نے ایک بحری سفر پر جانا چاہا تو
اس کی ماں نے اسے جیمس اپنی کسی جہاز پر نوکری کر لینے کی صلاح دی +

دوسرے روز صبح کو جیمس اپنی ماں کی رضا مندی سے خوش ہوکر قصبہ کلیولینڈ کو
چل پڑا تو اسے امید تھی کہ جب میں کمائی کر کے واپس آؤنگا تو ماں کا جی خوش ہو جائیگا +
گھاٹ پر پہنچکر جو پہلا جہاز اس کو ملا اس پر نوکری تلاش کرنے لگا۔ جیسا کہ کتابوں
میں اس نے کپتانوں کی نسبت پڑھا ہوا تھا یہ سمجھا کہ کپتان کوئی شریف آدمی ہوگا بجائے
اس کے جیمس کا ایک شرابی اور غضبناک کپتان سے سابقہ پڑا جو اس کی شریفانہ
اور مودبانہ درخواست پر اس سے لعن طعن سے پیش آیا۔ مگر تقدیر نے اس لڑکے کے
حق میں یہ بہت عمدہ سلوک کیا تھا۔ غرض شرابی کپتان کے سلوک نے اسے جہاز ران
بننے سے تو ایک دفعہ روک دیا +

اس کے بعد جیمس نے اپنے ایک خالہ زاد بھائی کے پاس خچر بانوں میں نوکری کر لی
جو ایک نہری کشتی "ایوننگ سٹار" نامی کا مالک تھا۔ یہاں اس کی تنخواہ بارہ ڈالر ماہوار تھی
اور کشتی پر جھوٹا کچا کھانا دیا جاتا۔ اس کشتی کے ملازم کل سات آدمی تھے۔ اور ان میں
سے اکثر گنوار اور شرابی تھے۔ ہر ایک خچربان کو دو خچر دئے گئے تھے۔ اور ہر ایک
خچربان اپنی اپنی باری سے نوبت بہ نوبت کام کرتا تھا۔ ایک خچربان مقررہ گھنٹوں
تک کام کر کے مع اپنی خچروں کے کشتی پر چلا جاتا تھا اور پھر دوسرا اس کی جگہ کام کرتا تھا
اس کام میں کچھ خطرے کا بھی سامنا تھا۔ پہلے دن کشتی کے رستے ایک پل میں
الجھ گئے۔ اور ایک ناگہانی دھکے سے خچربان اور خچر دونوں پانی میں آ پڑے اور بہت
دقت سے نکالے گئے۔ جیمس کے خالہ زاد بھائی نے پوچھا "جیمس۔ تم وہاں کیا کر رہے
تھے" جیمس نے مذاقاً جواب دیا "واہ۔ میں اپنا صبح کا غسل کر رہا ہوں" +

پہلے سفر کے اختتام پر یہ خچربان مانجھی بنا دیا گیا۔ اب اس کا یہ کام ہوا کہ جب کشتی
نہر میں کسی خاص مقام پر ٹھہرے تو یہ اس کا بند و بست کرے جیمس اپنے فرض کو
اس طرح بجا لایا کہ کشتی کا مالک اور اس کے ملازم سب اس کی عزت کرنے لگے۔ اس سے

کوشش کی کہ یہ صلح کار بنے اور ہمت کے واسطے جہازی ملازموں پر اپنا دباؤ دکھلائے ✦ ان
اس نہری کشتی پر چند ماہ کی ملازمت میں یہ ۱۴ مرتبہ نہر میں گرا۔ آخری مرتبہ اس کی جان
بال بال جان بچی ✦

ایک روز رات کو بارش زور کی ہو رہی تھی۔ اور جیمس کو کشتی کے تختوں پر اپنی جگہ پر بیٹھنے کا
حکم ملا۔ ایک رسّی کسی طرح اُلجھ گئی۔ جیمس اس کو کھولنے لگا کہ دفعتًا پانی میں گر پڑا۔ کشتی
گذر گئی اور یہ اکیلا رہ گیا۔ کشتی پر کسی کو اس حادثہ کی خبر نہ ہوئی۔ اور موت یقینی معلوم ہوتی تھی
خوش قسمتی سے پھر اس کا ہاتھ ایک رسّی پر جا پڑا۔ اور یہ کشتی پر چڑھ گیا۔ جب اس نے اس
امر کا خیال کیا تو سوچا کس نے مجھ کو بچایا ہے۔ بیشک محض خدا نے بچایا ہے۔ میں اپنے آپ کو
نہیں بچا سکتا تھا۔ خدا جانتا ہے کہ میری زندگی بچانے کے قابل ہے۔ اور مجھ کو اسے
جہازی پیشہ میں تباہ نہیں کرنا چاہیے۔ میں اب گھر لوٹ جاؤں گا اور پڑھنا شروع کروں گا" ✦

اس کے چند ہفتہ بعد اس کو بخار آنے لگا جس سے کہ یہ مطلق کام کے قابل نہ رہا۔
اس نے کپتان سے اپنے مکان پر جانے کی خواہش ظاہر کی۔ کپتان کو اگرچہ اس کی علیحدگی
پر افسوس ہوا مگر اس نے اس کی درخواست منظور کر لی اور اسے علم حاصل کرنے کی ہدایت کی ✦

انقلاب

بہت رات گئے جیمس اپنے گھر پہنچا۔ مکان میں کوئی چراغ روشن نہ تھا۔ مگر آگ کی
روشنی میں جیمس نے اپنی ماں کو کھڑکی سے ایک کتاب پر دو زانو جھکے ہوئے دیکھا۔ کتاب
کھلی ہوئی ایک کرسی پر پڑی تھی۔ اور اس کی ماں دعا مانگ رہی تھی۔ اس نے
اپنی ماں کو یہ کہتے ہوئے سُنا "اے خدا میری طرف متوجہ ہو اور مجھ پر رحم کر۔ اپنے نوکر کو
اپنی طاقت بخش اور اپنی لونڈی کے بیٹے کو بچا"۔ جیمس دروازہ کھول کر اندر گیا۔ ماں بیٹے
سے بغلگیر ہوئے اور آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہائے۔ جیمس پر جو کچھ گذرا تھا وہ سن کر
اس کی ماں کہنے لگی "خدا نے جواب دیا۔ بجز خدا کے اور کسی نے مجھ کو اس اندھیری رات
کو ڈوبنے سے نہیں بچایا"۔ اس پر اس کی ماں بہت خوش ہوئی کیونکہ باوجود اپنی تمام
خوبی کے جیمس نے اس سے پیشتر کبھی اس طرح دل کھول کر خدا کی حفاظت کا اقرار نہیں کیا تھا

(دریاؤں میں خچروں کے ذریعہ اس طرح کشتیاں چلاتے تھے)

جیمس کو بخار بہت سخت آتا تھا اور چند ماہ تک یہ اسی میں مبتلا رہا۔ اس تمام عرصے میں اس کی ماں پوری پوری محبت مادری سے اس کی بیمارداری کرتی رہی لیکن اس کو بہت رنج ہوا جب اُسے معلوم ہوا کہ جیمس نے اپنی سمندر پر جانے کی خواہش اب تک بالکل ترک نہیں کر دی۔ مگر ماں نے محبت سے جیمس کو سمجھایا کہ تم موسم گرما میں پڑھنے کے لئے مدرسہ کو چلے جاؤ تاکہ آئندہ سرما میں خود مدرسہ پڑھانے کے قابل ہو جاؤ۔ جیمس نے جواب دیا "تمہارا ارادہ مجھے عالم بنانے کا ہے۔ لیکن مجھکو خوف ہے کہ تمہیں اس ارادہ میں ناکامی ہوگی"

"بیشک مجھکو امید ہے کہ تم عالم ہو جاؤ گے"۔ ماں نے جواب دیا "تمہارا باپ مرنے سے پہلے کہتا تھا کہ اُس کا چھوٹا بچہ عالم بنے گا۔ مدت سے میرے دل میں تمہارے لئے یہ خواہش ہے اور میں نے کئی مرتبہ اسی مطلب کی دعا بھی مانگی ہے"۔

اس کی ماں کی کوششوں کو ایک نیک اُستاد کی نصیحت سے بہت مدد ملی۔ یہ شخص نہایت نیک اور مستعد آدمی تھا وہ کہتا تھا "ایک عالم اور ملاح میں اتنا فرق ہے جتنا کہ اثبات اور نفی میں ہے۔ جیمس۔ تمہاری ہی عمر کے لڑکے جو تمہاری ہی طرح نادان تھے محنت اور استقلال سے بہت اچھے ہو گئے اور اعلے رتبہ پر پہنچ گئے ہیں۔ مارچ کے پہلے ہفتہ میں میرے ہمراہ چیسٹر کے سکول کو چلے چلو"۔

جیمس نے ایک ایسی آواز سے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس نے ارادہ ٹھان لیا ہے جواب دیا "میں ضرور چلا جاؤنگا"۔

اُستاد نے کہا "تم نے کہا ہے میں ضرور جاؤنگا" اور یہ تم کو تمہاری زندگی کے اعلے درجہ کو پہنچاتا ہے۔ یہ تمہاری عمر میں انقلاب کا موقع ہے"۔

اس بات کا جیمس کے دل پر بہت اثر پڑا۔ کئی سال بعد جب ایک موقع پر جوانوں کے سامنے تقریر کر رہا تھا اس نے کہا "جب ایک جوان آدمی کسی خاص کام کے پورا کرنے کے لئے اپنے چند سال مخصوص کر لینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے اُس کا ایک اعلےٰ مقصد بر آتا ہے" +

آخر کار اس کی ماں کی محبت غالب آئی اور اُس بیوہ کی دعائیں قبول ہوئیں اسکو خوشی نصیب ہوئی ۔ جیمس نے اپنے دو خالہ زاد بھائیوں کو بھی اپنے ساتھ سکول جانے کی ترغیب دی ۔ یہ سب اپنے کپڑے چند کتابیں۔ کچھ خوراک اور اپنے کھانے پینے کے برتن لیکر پیدل چلے ۔ یہ لوگ ایسے غریب تھے کہ بورڈنگ کا خرچ نہ دے سکتے تھے۔ لہذا ان کو خود ہی کھانا پکانا پڑتا تھا +

چیسٹر پہنچنے پر سکول کا پرنسپل ان سے مہربانی سے پیش آیا۔ اور انہیں مکان کے لئے ایک ہمسایہ کی بیوہ سے درخواست کرنے کو کہا۔ سکول کے متصل اس بیوہ کا ایک پرانا مکان تھا۔ یہاں انہوں نے ایک کمرہ کرایہ پر لے لیا۔ اس میں کل اسباب تین کرسیاں اور ایک چولہا تھا اور فرش پر بستر تھے۔ انہوں نے کام آپس میں تقسیم کر لیا۔ اور ہر ایک باری باری دن کو کھانا پکایا کرتا۔ اور جہاں تک ہو سکتا بہت کم خرچ کیا کرتے۔ ہفتہ وار فی کس قریب ۱۱؍ آنے کے خرچ ہوتے۔ چند روز بعد انہوں نے وقت کی کفایت کرنے کو بوڑھی بیوہ کو اپنا کچھ کھانا پکانے کے لئے نوکر رکھ لیا۔ یہی عورت ان کے کپڑے بھی دھوتی تھی +

جیمس صرف ۱۱ ڈالر لیکر سکول آیا تھا۔ اور جیب خرچ ہوتے جاتے تھے لہذا اس نے ایک بڑھئی سے نوکری کی درخواست کی کہ میں دو تین گھنٹے ہر روز اور سنیچر کو تمام دن تمہارا کام کر دیا کرونگا۔ اس طرح جب سکول میں تعطیلیں ہو گئیں تو اس کے پاس اس قدر رقم تھی کہ اس نے اپنا حساب کتاب سب بیباق کر دیا اور چند ڈالر ساتھ لیکر مکان کو واپس آیا +

جیمس خصوصاً گرامر طبعیات حساب اور الجبرے پر محنت کیا کرتا تھا سکول کے کتب خانہ میں خاص کر اس کا دل بہت لگتا تھا۔ اس لائبریری میں اس جیسے طالب علموں کے قابل کتابیں بہت تھیں۔ اپنے سبق اچھی طرح یاد کرنے اور کچھ تھوڑا سا وقت پڑھنے کے لئے بچانے کو یہ بہت رات تک پڑھتا رہتا تھا +

سکول کے متعلق جو ڈبیٹنگ سوسائٹی (مجلس بحث) تھی اس میں یہ جو شخص شریک ہوتا
ہر ایک مضمون کو یہ الجبرے کے سبق کی طرح پڑھتا اور اُس کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیتا
اسکو عموماً لائبریری میں وہ کتابیں ملجاتیں جن سے اسے مباحثے طیار کرنے میں بہت
مدد ملتی۔ چنانچہ نتیجہ ہر ایک مضمون میں یہ اچھی طرح ہوشیار رہتا۔ یہی موقع تھا کہ اس نے
مباحثے میں اُس مشہور لیاقت کی بنیاد رکھی جس میں کہ بعد میں اس نے وہ عالمگیر شہرت
حاصل کی ✤

پرنسپل نے جیمس سے سردیوں کی رخصتوں میں پڑھانے کو کہا۔ اس نے کہا نہیں
اس سے یہی نہیں معلوم ہوگا کہ یہ صرف اپنی مدد آپ کرنے کا بہت اچھا طریق ہے بلکہ
معلوم ہوگا کہ دوسروں کی مدد کرنے کا سب سے بہتر طریقہ بھی یہی ہے۔ اور یہی امر
سب سے اعلیٰ انسانی غرض ہے۔ ہم اس دنیا میں اپنی خاطر نہیں جیتے ہیں اور نہ ہم کو
صرف اپنی خاطر جینا چاہیئے۔ یہ خود غرضی اوچھے پن کی ہے ✤

رخصتیں ہوگئی تھیں جیمس دوسرے دن مکان پر پہنچا۔ اور پڑھانے کی نوکری
تلاش کرنے کو نکلا۔ جن جن شخصوں سے اس نے درخواست کی اُن سب نے اس کو
بچہ سمجھا۔ اس کا دل بہت ٹوٹ گیا۔ جب تم اس قدر روکاوٹوں کو غالب آ گئے ہو
تو سب سے بہتر تمہارے لئے یہی ہے کہ حوصلہ مت ہارو۔ دوسرے روز اس نے ایک
شخص کو سڑک پر اپنی ماں سے باتیں کرتے سنا۔ یہ پوچھنے آیا تھا کہ جیمس ایک سکول
میں جو ایک میل کے فاصلہ پر تھا پڑھایا کریگا یا نہیں۔ یہاں اس کو ۱۲ ڈالر ماہوار ملتے
تھے اور کھانا پینا لڑکوں کے والدین کے ساتھ تھا۔ مگر لڑکے بہت شریر تھے اور
جیمس اس نوکری میں کچھ پس و پیش کرنے کو تھا۔ لیکن چونکہ یہ پہلی ہی جگہ تھی جو اسکو
ملنے لگی تھی۔ لہذا اس نے جانا منظور کر لیا۔ طالب علم پہلے اس خیال میں تھے
کہ اس کم عمر استاد سے جس کو کہ وہ جانتے تھے جو دل چاہیگا سلوک کرینگے۔ لیکن بہت
جلد ان کو اپنی غلطی معلوم ہوگئی۔ محبت اور سختی دونوں سے اس نے بہت جلد شاگردوں
کو اپنا تابعدار بنا لیا اور سب اس کی عزت کرنے لگے۔ اس میں اسے اس قدر کامیابی
ہوئی کہ جب رخصتوں کے اختتام پر اسے یہ سکول چھوڑنا پڑا تو شاگردوں اور انکے
والدین نے اسے جتنے استاد ملے سب سے بڑھکر لائق بتلایا ✤

لڑکپن میں اس کے کپڑے عموماً خراب ہوتے تھے اکثر بہت تنگ اور بوسیدہ ہو گئے اور گل اس کے پاس ایک جوڑا تھا جس کو وہ پڑھانے پر لو گر ہوا اس کے دوسرے دن یہ اپنے بڑے بڑے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اس کا پاجامہ پھٹ گیا۔ اس نے جہانتک ہوسکا اس میں پیوند لگالیں۔ لیکن بہت رنجیدہ خاطر ہوکر مکان کو گیا جس عورت کے ساتھ یہ رہتا تھا اس نے اس کے غم کا سبب پوچھا۔ جب اس نے اس کو کپڑا پھٹ جانے کا حال بتلایا تو وہ بولی تم ذرا سے کپڑا پھٹنے کا اس قدر رنج۔ یہ کچھ بات نہیں ہے۔ جب تم سونے کو جاؤ گے ایک لڑکے کے ہاتھ پاجامہ بھیج دینا اور میں درست کردونگی۔ صبح کو کسی کو کیا معلوم ہوگا کہ تمہارے پاجامہ کا کیا حال تھا۔ ایسی خفیف باتوں پر مت رنجیدہ ہوا کرو۔ جب تم پریسیڈنٹ ہوگے تو یہ سب باتیں بھول جاؤ گے"۔

جیمس کے پاس اور کوئی ایسا کپڑا نہ تھا کہ جس کو پہنکر یہ رات کو سردی سے بچے اور بیٹھ کر پڑھے۔

سردیوں میں ہر اتوار کو یہ اپنی ماں کے ساتھ جاکر نماز میں شریک ہوتا تھا۔ واعظ ایک لائق شخص اور دیندار آدمی تھا۔ اس کی تقریر کا جیمس کے دل پر بہت کچھ اثر پڑتا اور جیمس نے ایک سچا عیسائی بننے کا ارادہ کر لیا۔

نوجوان گارفیلڈ تین سال تک جیسٹر میں پڑھتا رہا۔ اس عرصے کے آخر میں اس نے ایک جوان لڑکی لوکریشیا روڈالف سے واقفیت پیدا کی۔ یہ ایک دہقان کی بیٹی تھی اور اس کی ہم مکتب تھی۔ چنانچہ یہی لڑکی بعد میں اس کی پیاری بیوی بنی۔

جیمس ہرم کے ایام طالب العلمی

جیسٹر کے سکول میں تین سال پڑھ چکنے کے بعد اس کی ایک نوجوان آدمی سے جو ہیرم میں پڑھا کرتا تھا ملاقات ہوئی۔ جیمس اپنی مفلسی کے سبب اپنے لئے کالج کی تعلیم حاصل کرنا ناممکن سمجھتا تھا۔ لیکن اسکے نئے دوست نے اس پہلو میں کوشش کرنے کے لئے اس کا حوصلہ بڑھایا۔ لیکن کالج کی تعلیم شروع کرنے سے پہلے اس کو تین سال

ابھی اور زیادہ پڑھنا چاہئے تھا۔ ہرم کے طالب علم نے مصلحتاً اسے مدرسہ ہرم میں چلے جانے کے لئے ہدایت کی۔ اور آخر کار جمیس یہ کہکر راضی ہوگیا کہ "مجھکو اپنے گذارہ کیلئے ساتھ ساتھ خود محنت کرکے روٹی بھی کمانی پڑیگی اور اسکی رضی ہوں"۔ غرض تمام استادوں کی عزت اور رضامندی کے ساتھ یہ چیسٹر سے چلدیا۔

اگلے موسم سرما میں اس نے ایک سکول میں ۸ ڈالر ماہوار اور خوراک پر سارا موسم پڑھایا اور چند ہفتے جو باقی بچے ان میں اس نے اپنی تعلیم کے خرچ کے لئے کچھ روپیہ کمایا۔

۳۱۔ اگست ۱۸۵۱ء کو جمیس ہرم میں جا پہنچا۔ اس وقت ٹرسٹیوں کی مجلس کا کہ جس کے سپردگی میں مدرسہ کا انتظام تھا ایک جلسہ ہورہا تھا۔ دربان نے اندر کمرے میں جاکر اطلاع دی "۔ ایک جوان اس مجلس میں بلا تامل حاضر ہونیکا بہت مشتاق ہے"۔

"آنے دو"

جمیس اندر گیا اور اپنا مطلب بیان کیا:۔

"صاحبان۔ مجھے پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ میں غریب ہوں۔ لیکن میں محنت سے اپنا گذارہ کرسکتا ہوں۔ میری مرضی ہے کہ میں مدرسہ کا گھنٹہ بجایا کرونگا اور مدرسہ میں جھاڑو دیا کروں گا تاکہ میں اپنی تعلیم کا کچھ خرچ ادا کرسکوں"۔

ایک بولا "لیکن ہم کو کیسے معلوم ہو کہ تمہارا کام ہماری مرضی کے موافق ہوگا"۔

جمیس نے کہا "پہلے آزمالو۔ مجھکو دو ہفتہ تک امتحاناً رکھو۔ اگر کام آپکے حسب دلخواہ نہوا تو میں بغیر کچھ کہے سنے خود بخود چلا جاؤنگا"۔

لہذا انہوں نے امتحاناً اس کا رکھنا منظور کرلیا۔ دستور تھا کہ گھنٹہ بجانیوالے کو تڑکے اٹھنا پڑتا کیونکہ پہلا گھنٹہ ۵ بجے صبح کے بجا کرتا تھا۔ اس لئے جمیس کو وقت کا پابند بھی ہونا چاہئے تھا۔ یہانتک کہ ایک لمحہ بھی وقت سے پس و پیش نہ ہو۔ جاروب کشی کے لئے بھی اسے تڑکے ہی ہوشیار ہونا پڑتا۔ جمیس کا یہ ایک قاعدہ تھا کہ جو کام یہ کرتا خوب دل لگاکر کرتا۔ چنانچہ یہ گھنٹہ بجانے اور جھاڑو دینے کے کام بھی بہت اچھی طرح کیا کرتا تھا۔ مدرسہ کا ایک طالب علم اس کا حال اس طرح بیان کرتا ہے:۔

"میں اب بھی جمیس کو اپنے خیال میں صحن کھڑا ہوا دیکھتا ہوں۔ ایک ہاتھ گھنٹے کی رسی پر رکھا ہوا ہے۔ اور طیار ہے کہ گھنٹہ بجاکر استادوں اور طالبعلموں کو دن کے کام

میں مشغول ہونے کو بلاوے۔ جس وقت ہم اس کے پاس سے گذر کر کلاس کے کمرے میں جاتے یہ ہر ایک سے خوش کلامی سے گفتگو کرتا۔ یہ تمام مدرسہ میں سب سے بڑھ کر ہر دلعزیز شخص تھا یہ نیک مزاج تھا۔ ہر ایک سے اخلاق سے گفتگو کرتا۔ اور نہایت مہربانی سے پیش آتا۔ یہ حاضر جوابی میں بڑا مستعد اور ظریف تھا۔ اس کے نداق اگرچہ بہت عمدہ اور شوخ ہوتے تھے مگر بہت بامزہ ہوتے۔ اور اس نے ارادتاً کبھی کسی کے دل کو صدمہ نہیں پہنچایا" +

جیمس اگرچہ رذیل کام کرتا تھا مگر سب اس کو عزیز رکھتے تھے۔ خواہ کوئی مفید کام ہو اس میں انسان کی عزت ہوتی ہے۔ دوسرے طور پر بات بہت معیوب ہے کہ ہم سست بیٹھے رہیں اور جو محنت کرتے ہیں انہیں حقیر سمجھیں +

مدرسہ کی لائبریری میں ہزار کتابیں تھیں۔ اس علم کے خزانے سے جیمس نے بہت کچھ حاصل کیا۔ ہر ایک لمحہ جو اس کا خالی ہوتا اس میں یہ کتابیں دیکھا کرتا۔ یہ ضروری کتابیں بہت غور سے پڑھا کرتا تھا۔ خاص خاص مضامین کو یہ ایک نوٹ بک میں مع کتاب کے صفحوں کے حوالے کے درج کر لیتا۔ تاکہ جب موقع پڑے تو آسانی سے اُن کو دیکھ سکے۔ یادداشت لکھ کر یہ سب کچھ حافظہ پر نقش کر لیتا تاکہ میں بجائے مضامین کو تلاش کرنے کے اپنے ذہن کی مدد سے ہی کام چلا لیا کرے۔ بعد میں اس نے کہا کہ یہ طریقہ جو اس نے اختیار کیا تھا اس سے اس کو اپنی زندگی میں تمام قاعدوں سے بڑھ کر مدد ملی۔ یہ طلبا کے واسطے بہت عمدہ تدبیر ہے +

جیمس کے مزاج میں انصاف بہت تھا۔ اسے گیند بلا کھیلنے کا بھی شوق تھا اور یہ چاہتا تھا کہ ہر ایک شخص اس کھیل میں شریک ہو۔ ایک روز یہ اپنا بلا اٹھا کر کھیلنا چاہتا تھا کہ اس نے چند چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو بڑی رغبت سے دیکھتے ہوئے پایا۔ گویا بہ زبان حال سے کہتے تھے کہ ہم بھی کھیلنا چاہتے ہیں" +

اس نے پوچھا "کیا یہ لڑکے کھیل میں شامل نہیں ہیں؟"

"کون ایہ چھوٹے بچے ہرگز نہیں۔ یہ کھیل کو خراب کر دینگے" +

"لیکن اُن کا دل بھی ایسے شوق سے کھیلنے کے لئے بھرا ہے جیسا کہ ہمارا۔ ان کو بھی آ جانے دو"۔ "نہیں ہم کھیل خراب کرنا نہیں چاہتے۔ وہ نہیں کھیل سکتے" +

جیمس نے اپنا بلا زمین پر پھینک کر کہا۔ "اگر وہ نہیں کھیل سکتے تو میں بھی نہیں کھیلتا

تب کھلاڑیوں میں سے ایک چلا کر بول اُٹھا "اچھا تو اُن کو آنے دو"۔

جیمس نے پھر اپنا بلا اٹھا لیا اور اُن لڑکوں کو کھیل میں شریک ہونے کو پکارا اور کہنے لگا "ہمیں اس کو ایسا بالکل علمی کھیل نہ بنانا چاہیئے۔ بلکہ سب کو کھلانا چاہیئے۔ اور کھیل اسی واسطے ہوتا ہے"۔

جیمس کو ہرم میں رہتے ہوئے پہلا سال گذرا تھا کہ اُس نے گھنٹہ بجانے کی نوکری چھوڑ دی اور دونوں طالب علم اور انگریزی اور پرانی زبانوں کے نائب معلم کی خدمات پر مامور کیا گیا۔ زمین جوتنے اور نجاری کے کام میں محنت کرنے سے اس نے صرف اپنے مدرسہ کے اخراجات ادا نہیں کئے بلکہ کالج میں بھی اپنے خرچ کے لئے کچھ رقم جمع کر لی۔ کبھی کبھی لوگ اس کو نئے مکانوں کی چھتوں پر یا اور اسی طرح کا کام کرتے ہوئے دیکھتے۔ جیمس کی طبیعت میں اُس طرح کا کوئی غرور نہیں تھا کہ جیسا ہمارے ملک کے کالجوں کے طالب علموں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس تمام عرصے میں یہ مدرسہ میں سب سے بڑھ کر ہر دلعزیز اُستاد اور سب سے عمدہ یونانی اور لاطینی زبانوں کا طالب علم تھا۔

اس زمانہ تک جیمس کی فصیح تقریر کی شہرت یہانتک عام ہو گئی تھی کہ عام جلسوں میں تقریر کرنے اور مختلف مقامات پر مذہبی وعظ کہنے کے لئے اسکو ہر وقت طلب کیا جاتا۔ یہ نیک نہاد نوجوان اس قسم کے کاموں میں حتے الامکان اپنا تمام وقت صرف کرنے کو بہت خوش تھا۔ اور ہر قسم کے مذہب عیسوی اور رفاہیت عامہ کے کاموں کا ایک مستعد و مددگار رہتا۔ یہ اکثر اوقات ایک واعظ مسمی مِشلے کے ہمراہ رہتا اور اُس کے وعظوں میں شریک ہوا کرتا۔ لیکن جب مِشلی خود کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکتا تو وہ جیمس کو اپنے بجائے وعظ کہنے کے لئے بلا لیا کرتا اور یہ نہایت رضامندی سے اُس کی جگہ وعظ کہتا۔ ایک روز جیمس نماز میں شریک تھا کہ یہ ایک بہت بڑی ملکی مجلس میں بہت جلد تقریر کرنے کو بلایا گیا۔ کیونکہ اس مجلس میں جو شخص تقریر کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ حاضر نہیں ہو سکا تھا۔ جس وقت جیمس جلدی سے باہر جانے لگا تو واعظ نے اس کو آواز دیکر کہا "جیمس مت جاؤ" پھر یہ جلدی سے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "کچھ مضائقہ نہیں اسے جانے دو یہ لڑکا کسی روز اضلاع متحدہ کا پریسیڈنٹ ہوگا"۔

وہاں پہنچکر جیمس نے نہایت سہولیت سے تقریر کی۔ اس کی زبان کی روانی ایک

دریا کی طرح آمڈی چلی آتی تھی - اور خیالات اچھوتے اور تازہ بتازہ تھے - جو سنجیدگی اور صفائی سے ادا کئے جاتے تھے ◆

اس وقت ملک میں غلامی کے مسئلہ پر زور شور سے بحث چھڑی ہوئی تھی - جنوبی ریاستوں میں لاکھوں حبشی غلام تھے - اور شمالی ریاستوں میں بہت سے لوگ چاہتے تھے کہ یہ آزاد کر دئے جائیں - مفرور غلاموں کے لئے ایک قانون جاری ہوا اور حکم دیا گیا کہ بھاگے ہوئے غلام ان کے ملکوں میں واپس کر دئے جائیں - جیمس سب سے بڑھ کر بردہ فروشی کا مخالف تھا بحث میں اس نے کہا "مظلوم اور درماندہ غلاموں کی آہ و زاری خداوند تعالے سے ہابیل کے خون کی طرح انتقام کی درخواست کریگی - قہر الہی کا شعلہ غلامی کے پرانے مضبوط درخت کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا - اور جڑ اور پتا کچھ نہ چھوڑیگا" ◆

کالج کی تعلیم کے لئے خرچ اور مدت تعلیم تحقیق کرنے کو جیمس نے تین کالجوں کے پریسیڈنٹ کو لکھا اور جو کچھ اس کو اس وقت تک استعداد حاصل تھی وہ بھی لکھی - سب نے مختصر جواب دیا - لیکن ولیمس کالج کے ڈاکٹر ہاپکنس صاحب نے اور اتنا زیادہ لکھدیا "اگر تم یہاں آجاؤ تو ہم خوشی سے جہانتک ہم سے ہو سکیگا تمہاری مدد کرینگے" چونکہ اور سب جواب قریباً برابر تھے - جیمس نے ان دوستانہ الفاظ کے باعث ولیمس کالج کو پسند کیا - اس کے بھائی ٹامس نے اس سے پوچھا "جیمس خرچ کی کیا تم تمہارے پاس کالج کے اخراجات کے واسطے تو کافی روپیہ نہیں ہے" ◆

جیمس نے جواب دیا "نہیں میرے پاس آدھے سے زیادہ نہیں ہے - لیکن میں سروں میں مدرس ہو جاؤنگا - اور شاید اپنی تعلیم کے ایام میں بھی مجھکو کچھ کام ملجائے" ◆

"لیکن اگر تم دو سال کی ترقی کر کے داخل ہو تو میری رائے میں تم کو تعلیم کے ایام میں کوئی علاوہ کام نہ کرنا پڑیگا - تمکو اپنی پڑھائی کا کام کافی ہوگا" ◆

"لیکن - جب تک میں کوئی اور کام نہ کرونگا تو میں اپنا خرچ کہاں سے ادا کرونگا؟"

"میں تم کو تمہارے اخراجات کے لئے روپیہ قرض دیدونگا" ◆

"بالفرض میں مر گیا - تو تمہارا روپیہ کون ادا کریگا ؟" ◆ -

"کچھ پروا نہیں - میرا نقصان ہوگا" ◆

جیمس تھوڑی دیر تک تامل کر کے کہنے لگا "میری رائے میں اگر تم مجھکو روپیہ قرض

دیدو۔ اور میں ۵۰۰ ڈالر پر اپنی زندگی کا بیمہ کرادونگا۔ اس طرح اگر میں مر گیا تو تمہارا کچھ نقصان نہ ہوگا"۔

"اچھا اگر تمہاری اس میں خوشی ہے تو مجھے منظور ہے"۔

"ہاں یہی میری خوشی ہے۔ اس سے مجھے تسکین ہو جائیگی۔ اور میں کسی قدر فکر سے سبکدوش ہو جاؤنگا۔ میں چاہتا ہوں کہ میری تعلیم کے زمانہ کے کسی اور دو سال سے بڑھکر ان کالج کے دو سالوں میں مجھکو فائدہ ہو"۔

مدرسہ ہرم میں جیمس نے استاد کا پیشہ نہایت کامیابی سے نباہا۔ اس کو شاگردوں کو ترغیب دیکر متوجہ کرنے اور بعد میں ان کو اچھی طرح سبق ذہن نشین کرنے کی بڑی مہارت تھی۔ کبھی کسی طالب علم نے اس سے گستاخی نہ کی۔ یہ خصوصاً اُن طالب علموں پر جو سست یا کم ہمت ہوتے بہت متوجہ رہتا۔ اور نہایت شفقت اور محبت کی ترغیب سے اُن کی ہمت بڑھاتا۔

چار سال کی ابتدائی تعلیم مع کالج کے پہلے دو سالوں کی تعلیم کے یعنی کل چھ سال کی تعلیم جیمس نے تین سال میں ختم کر لی۔ جب یہ مدرسہ ہرم سے رخصت ہوا تو ٹرسٹیوں نے ۵۰ ڈالر اس کو بطور انعام کے دئے اور کہا کہ ہمکو امید ہے جب تم اپنی کالج کی تعلیم ختم کر لوگے تو یہاں آکر تعلیم دوگے۔

جیمس کالج میں پڑھتا ہے

سنہ ۱۸۵۴ء کے موسم خزاں میں جیمس گارفیلڈ جو اب ۲۳ سال کی عمر کا تھا اپنے وطن سے ایک دور دراز اور تکلیف دہ سفر طے کرکے ولیمس کالج میں داخل ہونے کو پہنچا۔ اس زمانہ میں یہ ایک طویل القامت اور بے ڈول جوان تھا۔ بڑا سر اور گھنے بال تھے۔ پیشانی کشادہ اور بلند تھی۔ چہرہ چوڑا تھا اور اس سے تردد اور شفقت برستی تھی۔ اس کے کپڑے خراب اور بے ڈھنگے تھے۔ ملاقات ہوتے ہی فوراً ڈاکٹر ہاپکنس نے سمجھ لیا کہ جوان مسافر کو لباس کی چنداں پرواہ نہ تھی۔ بلکہ اپنی پوشاک سے بڑھکر اپنی تعلیم کا خیال رکھتا ہے۔ درحقیقت ڈاکٹر ہاپکنس کو پہلے نہیں

معلوم تھا کہ یہ کون شخص ہے ٭

جیمس نے کہا "میرا نام گارفیلڈ ہے اور میں اوہیو سے آیا ہوں" اتنا کہنا کافی تھا کہ ڈاکٹر ہوپکنس کو وہ خط جو جیمس نے لکھا تھا یاد آ گیا۔ اور فوراً ڈاکٹر نے جیمس سے خوش ہو کر مصافحہ کیا۔ جیمس بہت ٹھیک مقام پر پہنچا تھا۔ اسے نہایت خوشی ہوئی اور بہت خوب آرام ملا۔ اس وقت سے مرتے دم تک جیمس اور پریسیڈنٹ صاحب بھاری دوست رہے جیمس نے بلا دقت امتحان پاس کر لیا۔ اور تیسرے سال کی جماعت میں داخل ہو گیا۔ یہ امتحان میں ان طالب علموں کے برابر رہا جنہوں نے کالج میں دو سال تک تعلیم پائی تھی۔ اعلےٰ تعلیم میں یہ زیادہ تر خود ہی اپنا استاد تھا۔ اس سے کمال کا اصول جس میں جیمس مشہور تھا ظاہر ہوتا ہے جیمس امریکہ کے مغربی حصہ کا رہنے والا تھا۔ پہلے پہل تو اس کے ہم جماعتوں نے اس کے سادہ لباس اور مغربی زبان پر بہت ہنسی اڑائی مگر بہت جلدی اُن کو اس کی اعلےٰ صفات معلوم ہو گئیں اور ویسا ہی پیار سے پیش آنے لگے۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں مدرسہ ہم کیطرح ولیمس کالج میں بھی ہر دلعزیز ہو گیا ٭

گو یہ ایک محنتی طالب علم تھا۔ مگر میدان کے کھیلوں کا بہت شوقین تھا۔ اور اپنے کالج میں سب سے بڑھ کر فٹ بال کھیلنے والا مشہور ہو گیا۔ یہ بڑا قوی ہیکل آدمی تھا اور اس کھیل کے لئے خوب موزوں تھا۔ خوبصورت نظاروں کا تو یہ عاشق تھا۔ یہ جنگلوں میں سیر کرنے جاتا اور قریب کی پہاڑیوں پر شوق سے چڑھا کرتا۔ ہندوستان کے طالب علم ورزش کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ زیادہ تر اس وجہ سے کئی مشہور ہندوستانی اپنے اعلےٰ مرتبہ پر پہنچتے ہی جوانا مرگ مر گئے ہیں۔ کچھ دنوں سے اس تندرستی کی حفاظت جیسی ضروری امر پر بہت توجہ مبذول کی گئی ہے لیکن کئی صورتوں میں ابھی اس کی کافی پابندی نہیں ہو سکی۔ وہ طالب علم جو ہر روز کچھ ورزش کرتا ہے بہ نسبت اس طالب علم کے جو تمام دن کتابوں میں لگا رہتا ہے یقیناً زیادہ کامیاب ہوتا ہے ورزش سے دماغ میں صاف خون زیادہ پہنچتا ہے۔ اور اس سے دل و دماغ کو تقویت پہنچتی ہے۔ گارفیلڈ کی آواز بہت بلند تھی کہ جس سے تقریر کرنے میں اس کو بہت مدد ملتی تھی۔ بحث کرنے میں کوئی بھی کالج میں اس کا ہمسر نہ تھا جس سے

یہ گفتگو کرتا ان کا علم اپنے ذہن نشین کرنے کی اسے ایک خاص لیاقت تھی کہ گویا اسطرح یہ دوسروں کے علم لیسے اپنے آگاہی کے ذخیرے کو بڑھاتا رہتا ✦

ڈاکٹر ہاپکنس نے اس سے کہا "اگر گرمیوں کی رخصتوں میں تم یہاں ہو تو تم کالج کی لائبریری میں کتابیں دیکھ سکتے ہو" ✦

جیمس نے جواب دیا "میں رخصتوں میں یہاں ہونگا اور آپکی اس اجازت دینے کا مشکور ثابت ہونگا۔ جو کچھ میں پڑھنا چاہتا تھا اس کے لئے مجکو اب تک وقت نہ ملا کیونکہ مجھے اپنا خرچ ادا کرنے کے لئے پڑھانا بھی پڑتا تھا اور کسی طرح کی محنت کرنی پڑتی تھی مجکو بہت فایدہ ہوگا اگر میں چند ہفتے بجز کوئی اور کام کرنے کے صرف اپنے مطالعہ میں صرف کرونگا" ✦

گارفیلڈ نے اب پہلی مرتبہ کئی بڑے بڑے انگریزی شاعروں کی کتابیں پڑہیں اور کئی ایک فقرے زبانی یاد کئے۔ خیالی قصوں اور فسانوں کو اس نے مطلق ہاتھ نہ لگایا گو اس قسم کی چند کتابیں پڑھنے سے کچھ فائدہ ہوتا ہے مگر آج کل ایسی کتابوں پر بہت وقت صرف کیا جاتا ہے جن سے کہ بجز مضرت کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

باوجود ان سب انقلابوں کے جو اس پر پڑے اور جس عالی رتبہ کے جس پر یہ اپنی اعلٰے لیاقتوں سے پہنچا گارفیلڈ اپنے مذہبی عقیدوں میں ہمیشہ ثابت قدم رہا اور عیسائی مصنفوں کے نزدیک یہی اس کی اعلٰے کامیابیوں کا سب سے بڑا بھید بتلایا جاتا ہے ✦

دعائیہ مجلسوں میں شریک ہونے کا اسے بہت شوق تھا اور ہر اتوار کو یہ عموماً کسی قریب کے قصبہ یا گاؤں کے گرجا میں چلا جاتا اور جب کوئی نماز پڑھانے والا پادری نہوتا تو یہ نماز پڑھایا کرتا اسکو اکثر سردیوں میں بارش میں بہت تکلیف اٹھا کر جانا پڑتا مگر اس قسم کے کام کرنے سے ہرگز باز نہ آتا ✦

اس وقت بھی یہ اپنی ماں کی طرف سے جو دور کے مسافت پر ریاست اوہیو میں رہتی تھی غافل نہ تھا۔ اس کی ماں محنت مشقت کرتی تھی اور دل سے دعا مانگتی تھی کہ اس کا بیٹا دنیا میں نیک کام کرنے کے قابل ہو جائے۔ اس کو جیمس کی ان باتوں سے خوشی ہوتی ہوگی کہ خدا اس کی دعا میں سنتا تھا ✦

ولیمس کالج کا ایک پروفیسر اس کے حالات اس طرح بیان کرتا ہے:۔

"گارفیلڈ ایک ایسا طالب علم تھا جو اپنی جوانمردی اور چال چلن کی خوبی کے باعث ہر وقت اپنے معلموں کی نظر میں عزیز تھا۔ یہ ایسا شخص تھا کہ جس پر اس کے استادوں نے کبھی کسی قبیح یا کمینہ حرکت کے ارتکاب کا شبہ نہ کیا۔ اور نہ کبھی کسی بدتمیز یا کمینے آدمی کو اس تک رسائی ہوئی۔ گارفیلڈ میں ایک ایسی نیک طینتی اور شرافت تھی کہ جس سے وہ صرف ہی کام کو سوچتا اور عمل میں لاتا جو اس کی ایمانداری اور کالج کی توقیر کے لائق ہوتا۔ اس کا طالب علمی کا زمانہ شریفانہ اور بے عیب طور پر بسر ہوا۔ اس کا اخلاقی اور مذہبی چال چلن اور مشہور ذہانت دنیا میں اسے کامیابی پر پہنچانے کو تھے۔ جب سے اس نے ہوش سنبھالا اس کا طریق وہی رہا جو اچھے آدمیوں کا تھا۔

گارفیلڈ کالج کی متواتر دو تعطیلات میں لکھنا سکھانے پر نوکر رہا۔ دوسرے موقع میں اس کو ایک ہائی سکول میں پڑھانے پر ۱۲۰۰ ڈالر سالانہ کی نوکری ملتی تھی اس کی حالت ان دنوں بہت تنگ تھی۔ نوکری ایسی تھی کہ یہ بخوشی قبول کر لیتا۔ اس کو کپڑوں کی بھی ضرورت تھی۔ اور گرہ میں دام نہیں تھے کہ یہ خرید سکتا۔ ایک درزی نے جو اسے جانتا تھا اس کو ایک کپڑوں کا جوڑا دیا اور منظور کر لیا کہ جب تم لکھنے تعلیم سے فراغت حاصل کر کے روپیہ کمانے لگو گے تو مجھے قیمت دے دینا۔ گو اس کی حالت اس وقت اس قدر خراب تھی مگر گارفیلڈ نے دو وجہ سے نوکری کرنے سے انکار کیا۔"

"مجھ کو ولیمس کالج میں ڈگری حاصل کرنے کا خیال چھوڑنا پڑے گا۔ کئی سال سے یہ میری بڑی بھاری آرزو رہی ہے۔ اور اب جبکہ میری امید پوری ہونے کا زمانہ قریب آگیا ہے اگر میں اسے چھوڑ دوں تو صریح بیوقوفی ہو گی۔ علاوہ اس کے ایک امر میں ایک اور بھی دقت ہے۔ میں مدرسہ ہرم کا جہاں میں نے اپنے کالج کے لئے طیاری کی ہے کچھ ممنون احسان ہوں۔ گو کوئی شرط نہیں قرار پائی تھی مگر تاہم ٹرسٹیوں کو میرے فارغ التحصیل ہو کر واپس جانے اور وہاں معلمی کرنے کی امید ہے وہ مدرسہ ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ اور میری خواہش ہے کہ میں اپنی اس تھوڑی سی لیاقت کو اس کے لئے صرف کروں" +

کالج کے دوسرے سال میں جب اس پر قرض کا بوجھ بڑھ گیا اور بھائی بھی کچھ مدد نہ کر سکا تو اس کے ایک دوست نے مہربانی سے اس کی ضرورتوں کو پورا کیا ❖

کالج میں گارفیلڈ کے غلامی کے مخالف خیالات کو تقویت ہوتی گئی ۔ اس مضمون پر کالج میں طالب علموں کے جلسے ہوا کرتے اور ان میں خاص مقرر گارفیلڈ ہی ہوتا ۔ ایسی ایک تقریر میں اس نے امریکہ کے ایک مشہور مدبر سلطنت پر غلامی کے مخالف سے باحث حملہ کیا ۔ اور یہ امر اس کی تمام پچھلی کوششوں پر فوقیت لیگیا ۔ اس پر لوگوں نے بہت تعجب ظاہر کیا اور اس کی تعریف کی ۔ اور بہت سے لوگوں نے اس کے آیندہ مرتبہ کی نسبت پیشین گوئیاں بھی کیں ❖

گارفیلڈ کو ۱۸۵۶ء میں ڈگری ملی اور اپنی جماعت میں سب سے بڑھکر اعلےٰ تعریف سے پاس ہوا ۔ پریسیڈنٹ نے کالج بند کرنے پر ایک لکچر دیا کہ جس کے آخری الفاظ یہ تھے :۔ "اپنے مکانوں کو جاؤ ۔ خدا کے حکم بجالاؤ ۔ اور اپنے ہادی کی پیروی کرو ۔ اب وہ ہادی عنقریب زندہ انسان کی شکل میں نہیں ۔ اور نہ اب اس پر کوئی مصیبت پڑی ہوئی ہے ۔ آسمانی فوجیں اس کے پیچھے چلتی ہیں ۔ اس کی پوشاک اور زانو پر ایک نام لکھا ہوا ہے پادشاہوں کا پادشاہ اور خداوندوں کا خدا" ۔ تمہاری کوششیں غالباً تمام عمر تک ہیں لیکن نتیجہ یقینی ہے ۔ کامیاب ہونے سے بیشتر گو تم مرجاؤ لیکن موت تک ثابت قدم رہو ۔ اور تم زندگی کا تاج حاصل کر دگے" ❖

گارفیلڈ نے یہ الفاظ ذہن نشین کر لئے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی ۔ اس طرح اس کا کالج کا زمانہ کہ جس سے خود اس کی عزت پیدا ہوئی تھی اور کالج کے پریسیڈنٹ اور پروفیسر اس پر خوش تھے ختم ہوا ❖

گارفیلڈ اب عمر میں ۲۵ سال کا تھا اور ایک ہوشیار عالم ۔ ایک جادو بیان مقرر اور ایک دیندار آدمی مشہور تھا ۔ جس مقصد کے حاصل کرنے کو یہ گھر سے چلا تھا وہ پیدا ہوگیا ۔ اور اس پر اس کی ماں کا دل خوشی سے بھر گیا ۔ لیکن اس وقت یہ ۵۰۰ ڈالر کا قرضدار تھا ۔ اور جس طرح یہ قرض اترا اب ہم اس کا حال بیان کرتے ہیں ❖

گارفیلڈ مدرسہ ہرم کا پریسیڈنٹ

۱۸۵۶ء میں جب گارفیلڈ مدرسہ ہرم میں واپس آیا تو اس نے اپنے چند دوستوں سے کہا "اب میری زندگی کا اصل مدعا حاصل ہو گیا ہے۔ میں نے ایک مشرقی کالج سے اپنی سند لے لی ہے۔ اور مدرسہ ہرم میں معلم مقرر ہوا ہوں۔ اور اب میں اپنی تمام طاقت اسی کام میں صرف کرونگا"

اس کو کسی اور جگہ دو گنی تنخواہ کی نوکری ملجاتی۔ لیکن مدرسہ ہرم میں اس کو ۸۰۰ ڈالر سالانہ میں پڑھانا منظور تھا۔ اس مدرسہ کا اس پر زیادہ حق تھا کیونکہ گارفیلڈ اس کلیسیا میں شامل تھا جس سے کہ یہ مدرسہ متعلق تھا۔ جب یہ ایک غریب لڑکا تھا تو اس نے اس مدرسہ میں آکر تعلیم پانی شروع کی تھی۔ اور اب ٹرسٹیوں کو امید تھی کہ یہ آکر اس مدرسہ کو مدد پہنچائیگا

اس مدرسہ میں جن جماعتوں کو پرانی زبانیں اور علم ادب پڑھانے پر مقرر ہوا۔ پہلے سال کے اختتام پر یہ "چیرمین آف دی بورڈ آف انسٹرکٹرس" (مجلس معلمان کا صدر نشین) مقرر ہوا۔ اور ایک سال بعد کل مدرسہ کا پریسیڈنٹ ہو گیا۔ مدرسہ میں اسوقت ۳۰۰ طالب علم تعلیم پاتے تھے۔ ان میں سے بہت ایسے تھے جو گارفیلڈ کی طرح مدرسہ میں پڑھا کرتے تھے۔ یعنی تعلیم کے دنوں میں مدرسہ میں پڑھتے اور چھٹیوں میں کسی اور جگہ پڑھا کر یا محنت مشقت کر کے روپیہ کماتے۔ ایسے طالب علموں سے یہ نیا پریسیڈنٹ نہایت مہربانی اور ہمدردی سے پیش آتا۔ مدرسہ ہرم میں پہلے گارفیلڈ نے وہ قرض اتارنا چاہا جو اس نے اپنی تعلیم کے واسطے لیا تھا۔ نومبر ۱۸۵۸ء میں جب اس کی عمر ۲۶ سال کی تھی اس نے اپنی سابقہ ہم جماعت لڑکی لوکریشیا روڈلف سے شادی کر لی۔ یہ عورت عمر میں اس سے ایک سال چھوٹی تھی۔ شادی جانبین کے پسند اور رغبت سے نہایت خوشی کے ساتھ ہوئی۔ لیکن اس میں کوئی ایسا بیہودہ خرچ نہیں کیا گیا تھا جیسا کہ ہندوستان میں عام رواج ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوان جب برسر روزگار ہو جاتے ہیں تو خوب عیش اڑاتے

(گارفیلڈ کی بی بی بڑی عمر میں)

اور روپیہ برباد کرتے ہیں۔ اس ملک کے افلاس کا ایک خاص سبب یہ بھی ہے کہ برسوں کی کمائی شادی پر اڑا دی جاتی ہے۔ یا قرض لیا جاتا ہے جو مرتے دم تک سر سے نہیں اُترتا۔

ایک شخص جو گارفیلڈ کی بیوی کو جانتا تھا اس کا حال اس طرح بیان کرتا ہے:۔ یہ لڑکی میانہ قد تھی۔ شرگیں بادامی آنکھیں تھیں۔ کشادہ پیشانی بھورے بال اور گول چہرہ تھا۔ اور اس کی شکل سے خوش مزاجی اور استقلال ظاہر ہوتا تھا۔ باوجود اس قدر قابل اور تعلیم یافتہ ہونیکے وہ ایک صابر غریب مزاج۔ وفادار اور شفیق دہقانی لڑکی تھی۔ ایک ہی یہ اپنی عمر بھر میں میری شیدا ہوئی۔ اور وہی اس کا عاشق اور خاوند تھا۔ اس کے قطع نظر دنیا میں صرف ایک اور اس کی آرزو تھی اور وہ

بہت سی باتوں میں رگبی کے ڈاکٹر آرنلڈ اور مدرسہ ہرم کے پریسیڈنٹ گارفیلڈ
میں ایک عجیب مشابہت تھی۔ دونوں میں دلی شفقت اور ارادے کی پختگی تھی
اور اس باعث سے اسکے شاگرد ان سے محبت سے پیش آتے اور ان کی عزت کرتے تھے
گارفیلڈ طالب علموں کو بہت کتابوں کے پڑھنے کی ترغیب دیا کرتا تھا ان میں سے ایک
کتاب کا نام "ٹام براؤنز سکول ڈیز" (ٹام براؤن کے مدرسے کے ایام) تھا +

دوران تعلیم میں اس کا ایک منصب کام یہ بھی تھا کہ یہ اعلے درجہ کے بالیاقت
نوجوانوں کا حوصلہ بڑھاتا اور ان کو تعلیم جاری رکھنے کی ترغیب دیتا۔ بقول اسکے بہتیرے
نوجوانوں کو مدد دینا ضروری تھا۔ کیونکہ بعض اوقات اس کو ان کے والدین کی مخالفت کا
مقابلہ کرنا پڑتا تھا۔ اس وقت امریکہ میں کئی بڑے بڑے لائق آدمی موجود ہیں جو
گارفیلڈ ہی اس طور کی مہربانی سے اپنے ایسے اعلے مرتبوں پر پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ
اپنے شاگردوں کو اخلاقی باتوں کو مدنظر رکھنے کی تعلیم کرتا۔ اور عمدہ عمدہ نصیحتیں
ہمیشہ ان کے ذہن نشین کرتا۔ ساتھ ہی یہ ان میں اپنے ہم جنسوں کی بہی خواہی کی
خواہش پیدا کرانے کی کوشش کرتا۔ ذیل کا گیت صبح کی نماز میں اسے بہت دل
پسند تھا اور وہ دل سے اسکے گانے میں شریک ہوتا تھا۔

اے زندگی کی فصل کاٹنے والو! کیوں زنگ آلودہ درانتی کا دستہ ہاتھ میں
پکڑے کھڑے ہو۔ جب تک کہ رات آپڑے اور دن غروب ہو جائے؟ کیوں
تم سست کھڑے ہو اور کاٹنے والوں کے آنے کے منتظر ہو؟ سنہری صبح گذر رہی ہے
تم کیوں سست اور نکمے بیٹھے ہو! +

اپنی تیز درانتی کام میں لاؤ۔ اور غلہ جمع کرو۔ رات جلدی سے آ رہی ہے
پھر جلدی آئیگی۔ مالک کاٹنے والوں کو بلاتا ہے اور کیا وہ بیفائدہ بلاتا ہے؟ کیا
دانوں کے ڈھیر بکھرے پڑے رہینگے اور میدان پر خراب ہو جائینگے؟

عقل کی بلندیوں پر چڑھ جاؤ اور ہر ایک غلطی کو کچل ڈالو۔ کوئی علمی
بات چھپا مت رکھو۔ جیسے کہ انسان کرنا چاہتا ہے اپنی خدا کی خدمت کے
کام میں ہمت قائم رکھو۔ اور پھر ایک سنہری سہرا تمہارا انعام ہوگا +
آخری شعر کو اسکے سب شاگرد کھڑے ہو کر گاتے +

گارفیلڈ اپنے زمانہ قیام ہرم میں قانون بھی پڑھا کرتا تھا مگر اس کی غرض وکیل بننے سے نہیں تھی بلکہ اس کا مطلب قانون کے اصولوں سے واقفیت حاصل کرنا تھا۔ اس کو اپنا مرغوب طبع معلمی کا پیشہ چھوڑنے کا کبھی خیال نہیں تھا لیکن اپنی قابلیت بڑھانے کے واسطے قانون کا علم بھی ضروری تھا۔ گو صرف اپنا فاضل وقت ہی قانون کے مطالعہ میں صرف کرتا تھا مگر کچھ عرصے میں قانون دانی میں اس کو کافی مہارت ہو گئی۔

گارفیلڈ ہرم میں وعظ بھی کیا کرتا تھا۔ یہ اکثر قریب کے قصبوں میں نماز پڑھانے جاتا۔ اور خدا کی راہ میں کام کرنے سے کبھی بیزار نہ ہوتا تھا۔ ورنہ کبھی کسی اور کام کی خاطر اس نے اپنے مذہبی کاموں کو ملتوی کیا۔ ۱۸۵۹ء میں گارفیلڈ ولیمس کالج کے کھلنے پر تقریر کرنے گیا۔ اس کی تقریر سننے کو لوگوں کا بڑا ہجوم جمع ہوا۔ اس کی زبان کی روانی اور تقریر کا مطلب ایسا مسلسل ہوتا تھا کہ لوگ اُسے بہت پسند کرتے تھے۔ اس کی ایک تقریر کے مندرجہ ذیل اختصار سے اس کے الفاظ کی قوت اور خوبی کا کسی قدر اندازہ ہو سکتا ہے:۔

"دنیا کی تواریخ ایک الہامی غزل ہے اور ہر ایک قوم کی تواریخ اس کا ایک مصرع اور ہر ایک انسان ایک ایک لفظ ہے۔ اس کے گیت صدیوں سے گرج رہے ہیں۔ اور گو ان میں مرتے ہوئے آدمیوں اور چلتی ہوئی توپوں کی گرج مل گئی ہے تاہم دیندار۔ منطقی اور مورخ اور حاضر سامع کے لئے اس کے گیت میں ایک الہامی ترانہ ہے جس سے امید اور آسودہ زمانے کے آنے کی خبر ملتی ہے"۔

ان تمام ایام میں خداوند تعالے گارفیلڈ کو اس کے وطن کی بھلائی کے ایک اعلیٰ کام کے لئے تیار کر رہا تھا۔ اور اب ایسے واقعات پیش آنے لگے کہ جن سے یہ اور بھی کارآمد اور سودمند آدمی بن گیا۔ اس خوفناک نزاع کے پیش آنے کی علامات اس وقت موجود تھیں کہ جس سے کہ اضلاع متحدہ امریکہ کے لوگ مسئلہ غلامی کے بارے میں دو حصوں میں منقسم ہونے والے تھے۔ گارفیلڈ کئی مرتبہ اس مضمون پر اور اسی کے متعلق دوسرے مسئلوں پر کہ جس سے لوگوں کے دل تذبذب میں پڑے ہوئے تھے تقریر کر چکا تھا۔ اور تمام ملک میں اس کی مقرری کی شہرت پھیلی ہوئی

تھی۔ اب وہی زمانہ تھا جبکہ گارفیلڈ تقرر کر کے ولیمس کالج سے واپس آیا تھا کہ ریاست اوہیو کے مشہور اور راسخ آدمیوں کی ایک جماعت نے اُس سے ملاقات کی۔ اور انہوں نے اُسے سینیٹ آف سٹیٹ (مجلس سلطنت) کی ممبری کا امیدوار بننے کی ترغیب دی۔ اُس نے جب تک مدرسہ ہرم کے ٹرسٹیوں سے اِس بارے میں مشورہ نہ کر لیا ہرگز اِس بات کو منظور نہ کیا۔ مدرسہ ہرم کے ٹرسٹیوں نے بھی اُسے اِس مرتبے کے قبول کرنے کی اجازت ہی نہ دی بلکہ ترغیب بھی دی۔ چنانچہ اُس کو ایک بڑی بھاری جماعت نے منتخب کیا اور جنوری ۱۸۶۰ء میں لیجسلیچر (مجلس شوریٰ) میں اُس نے جگہ حاصل کی۔ جہاں تمام مجلس میں یہی سب سے کم عمر ممبر تھا۔ غرض یہ رُتبہ گارفیلڈ کے لئے بڑی عزت اور ناموری کا رُتبہ تھا۔ جو کہ آئندہ عروج کا پہلا زینہ شمار ہونا چاہئے۔

گارفیلڈ نے غلامی کے مسئلے پر قومی جنگ کو روکنے کے لئے شب و روز کوشش کی۔ آخرکار اُس کو ایک روز اپنے ایک دوست اور ہم جلیس سے مجبوراً کہنا پڑا۔ "کاکس۔ بیشک جنگ ہوگی"۔ جواب ملا "وہ اِس کا قطعی یقین ہے"۔ "مجھے اور تمہیں لڑنا چاہئے اور یا اپنے آپ کو بزدل ثابت کرنا چاہئے"۔ کاکس نے جواب دیا "تو پھر ہم اِس مصیبت اک گھڑی میں اپنے ملک کی خاطر اپنی جانیں ہارتے ہیں"۔ چپ چاپ انہوں نے ہاتھ ملائے اور قسم کھائی۔

نومبر ۱۸۶۰ء میں ابراہام لنکن اضلاع متحدہ کا پریسیڈنٹ منتخب ہوا۔ چونکہ یہ شخص غلامی کا مخالف تھا۔ جنوبی ریاستوں میں جہاں غلام کثرت سے موجود تھے وہاں کے باشندوں نے اتحاد سلطنت سے علیحدہ ہونے کا ارادہ کیا۔ ۴ مارچ ۱۸۶۱ء کو نیا پریسیڈنٹ مسند نشین ہوا۔ اور اُسی دن بغاوت شروع ہوگئی۔ لنکن نے ۷۵۰۰۰ آدمی بغاوت فرو کرنے کے لئے طلب کئے۔ اور جب اوہیو کی لیجسلیچر میں اس کی خبر پہنچی۔ تو مسٹر گارفیلڈ نے تحریک کی کہ ۲۰۰۰۰ آدمی اور تیس لاکھ ڈالر اوہیو کی طرف سے پہلی مدد کے طور پر بھیجے جانے کے لئے منظور ہونے چاہئے۔

٭ اضلاع متحدہ امریکہ اسی لئے اِس ملک کا نام ہے کہ اِس میں بہت سی ریاستیں ملا کر ایک قانون اور ایک پریسیڈنٹ کے ماتحت ہیں۔

گارفیلڈ سپاہی

تھوڑے دنوں میں تمام ملک میں خبر پھیل گئی کہ جنوبی فوج نے اُن ریاستوں پر جو اتحاد میں ثابت قدم تھیں حملہ کر دیا ہے اور اُن کی شمالی فوج کو مقام بل رن پر ایک شکست بھی دی ہے۔ یہ وہ وقت تھا کہ لوگوں نے اپنا [illegible] معمولی کاروبار چھوڑ دئے اور جوق جوق سپاہیوں میں بھرتی ہو [illegible] گئے کیونکہ اس ملک کا قانون ایسی امر کا مقتضی ہے کہ ضرورت کے وقت رعایا کا ہر فرد بشر اپنے مال و جان [illegible] ملک کی حفاظت کے لئے سپاہی بن جائے۔

گارفیلڈ کو جنگ سے بہت نفرت تھی۔ اور اگر یہ اس میں شریک ہوتا تو اس کو اپنے کاروبار [illegible] بچوں۔ بیوی اور ماں کو تنہا چھوڑنا پڑتا۔ تاہم اپنے ملک کو اس کی [illegible] ضرورت تھی اور اس نے اپنے گھر میں کہا "جو شخص وطن دوست ہے اس [illegible] چاہئے اور اُن میں سے ایک میں بھی ہونگا۔"

"میرے بیٹا [illegible] مجھ کو یہی امید تھی اور نہ اس بات کی کبھی میں نے دعا مانگی تھی [illegible] تمام مشقتیں اور محبت شفقت کے زمانے میں اپنے لڑکے کی آئندہ حالت کے [illegible] دیکھا ہی تھی۔ مگر میں نے کبھی یہ خیال نہ کیا تھا کہ وہ سپاہی کی موت مرے گا۔"

"اماں جان۔ بیشک میں نہ مروں۔ آپ جانتی ہیں ہم سب مرنے ہی کو نہیں جیتے ہیں۔ لیکن یہ ایک ایسا کام ہے جو ہر انسان کی زندگی کے قابل ہے۔"

"ہاں میں تمہارے خیالات سمجھتی ہوں۔ تمہاری زندگی تمہارے ملک کی ملکیت ہے۔ جاؤ بیٹا خدا حافظ!"

بل رن کی لڑائی کے ایک ہفتہ بعد گارفیلڈ ایک رجمنٹ کا جو اس وقت تیار ہو رہی تھی لفٹنٹ کرنل مقرر ہوا۔ اور چند روز بعد ایک نئی رجمنٹ اوہیو ۴۲ نامی کی کمان اس کو ملی اور یہ اس کو قواعد سکھلانے پر مقرر ہوا۔ اس میں مدرسہ ہیرم کے کوئی سو کے قریب طالب العلم بھی بھرتی ہوئے۔ اور یہ بہت جلد پوری ہو گئی۔ اس پلٹن میں بہت سے وکیل۔ معلم۔ انجنیر۔ دہقان غرض ہر قسم کے آدمی تھے اور جب

ان کو قواعد سکھلائی جاتی تھی تو گارفیلڈ نے فوجی کمانڈری کی ضروری لیاقت حاصل
کرنے کے لئے سخت سرگرمی سے محنت کی۔ تین ماہ کے عرصے میں فوج جنگ
کے قابل ہو گئی۔ گو اس سے پہلے اس فوج کا ایک آدمی بھی کبھی لڑائی میں شامل
نہیں ہوا تھا۔ لیکن ان کے کام دیکھ کر یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ اوہیو میں اس سے
بہتر کوئی قواعد دان رجمنٹ موجود نہیں۔

اس کے بعد بہت جلد گارفیلڈ اپنی رجمنٹ کے ساتھ دشمن کے مقابلے پر
جنہوں نے مشرقی کنٹکی پر ۵۰۰۰ آدمیوں کی جمعیت سے حملہ کیا تھا بھیجا گیا۔ جب
وہ فوج کیمپ میں آیا جنرل نے اس سے کہا "اگر ایسے وقت میں تم مشرقی کنٹکی
کے حاکم ہوتے تو کیا کرتے؟ اس سوال کو رات بھر سوچو اور صبح کو مجھے جواب دو"
گارفیلڈ بھی رات تک کنٹکی کی سڑکوں وغیرہ کے نقشے کو دیکھتا رہا۔ اور دوسرے
دن اپنی تجاویز کا ایک خاکہ کھینچ کر لایا۔ جنرل نے کاغذ کو غور سے دیکھا۔ گارفیلڈ کو
ایک فوج کا افسر مقرر کیا۔ اور اس کو اجازت دی کہ خود اپنی تدبیر سے دشمن کی
فوج کو پسپا کرے۔

۱۸۰۰ آدمیوں کے ساتھ گارفیلڈ نے نہایت احتیاط سے کوچ کیا اور
بڑھتے ہوئے اس کے ہراول پر دشمنوں کی باڑھ چلی۔ چنانچہ اس جنگ کا حال اس
طرح بیان کیا گیا ہے۔

"پانچ گھنٹے سے لڑائی ہو رہی ہے۔ متحدہ فوجیں اب پیچھے ہٹا دی گئیں۔
باغیوں پر حملہ کر کے پھر اپنی جگہ پر آ گئیں۔ اور چٹانوں اور درختوں کے پیچھے سے
اپنی قاتل باڑھ برسانے لگیں۔ اب پھر پیچھے ہٹا دی گئیں۔ اور دوبارہ اور سہ بارہ
انہوں نے پہاڑی پر حملہ کیا اور زمین پر کشتوں کے پشتے لگا دیے۔

"اس وقت دشمن گارفیلڈ کے تھکے ہوئے آدمیوں پر حملہ کرنے کو بڑھے
آتے تھے۔ یہ ایک چٹان پر گولیوں سے زخمی کھڑا تھا۔ یہ ننگے سر تھا اور بال بکھرے
ہوئے تھے۔ اس کا منہ آسمان کی طرف اٹھا ہوا تھا اور کمک کی موقع پر پہنچنے کی
دعا مانگتا تھا۔ اسی وقت اس نے شمال کی طرف نظر کی اور شیلڈن کو مع اپنی فوج
کے آتے دیکھا۔ تب ایک اور حملہ ہوا۔ اور دشمنوں کی فوج بھاگ کھڑی ہوئی۔ جس

وقت اس کی فوجیں تھوڑی دور تک تعاقب کر کے واپس آئیں۔ گارفیلڈ اس پر چلا کر کہنے لگا "خدا تم کو برکت دے۔ آج تم نے کنٹکی کو بچا لیا ہے"۔

یہ پہلی فتح تھی جو متحدہ فوجوں کو نصیب ہوئی تھی۔ اور اس پر بہت خوشی منائی گئی۔ اس نمایاں کارگزاری کے باعث گارفیلڈ برگیڈیر جنرل بنایا گیا۔

جب پریسیڈنٹ لنکن کو خبر پہنچی تو اس نے ایک افسر سے جو اس کے پاس کھڑا تھا پوچھا "کیوں گارفیلڈ نے وہ کام دو ہفتے میں کر لیا جو تمہارا ایک باقاعدہ سیکھا ہوا افسر دو ماہ میں پورا کرتا؟" اس نے جواب دیا "کیونکہ اس نے فوجی مدرسے میں تعلیم نہیں پائی ہے"۔ لنکن نے کہا "نہیں۔ اس کی یہ وجہ نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ لڑکا تھا تو اپنے گزارے کے لئے خود مشقت کرتا تھا"۔

گارفیلڈ اور بہت سی لڑائیاں لڑا۔ لیکن اگست ۱۸۶۲ء میں اس کو وہ بخار کہ جو نہر پر مزدوری کرنے کے دنوں میں آیا تھا اب بھر آیا۔ وہ اس کو مجبوراً غیر حاضری کی رخصت لیکر مکان کو جانا پڑا۔ دوسرے سال ماہ جنوری میں اس کو حکم آیا کہ جنرل روزنکرینز کے سٹاف کے سب سے بڑے افسر کے عہدے پر فوج میں بھرتی ہو۔ دشمن کی قوت سے بیخبر ہو کر روزنکرینز کی ماتحت فوج ایک ہی مقام پر اس قدر دراز عرصے تک پڑی رہی تھی کہ دشمن نے اُسے بیکار سمجھ لیا۔ گارفیلڈ نے پہلے پہل محکمہ سراغ رسانی (انٹیلیجنس ڈیپارٹمنٹ) خبریں معلوم کرنے کے واسطے قائم کیا۔ پس اس کو بہت جلد معلوم ہو گیا کہ دشمن کے ملک میں دھاوا ہو سکتا ہے۔ جنرل نے اس کی تدبیروں کو پسند کیا مگر اور افسروں نے ان کی تردید کی۔ آخر کار جنرل روزنکرینز نے انہیں منظور کر لیا۔ مگر گارفیلڈ کے ہم منصبوں نے اسے سمجھا دیا کہ اگر معاملہ دگرگون ہوا تو اس کا ذمہ وار وہی سمجھا جائیگا۔

ستمبر ۱۸۶۳ء میں مقام چکاماگا کریک پر ایک خونریز لڑائی ہوئی۔ جنرل روزنکرینز نے فوج کا ایک علیحدہ دستہ لیکر دشمن کے محاصرے کے لئے کوچ کیا تھا۔ ایک کماندیر کی غلطی کے سبب ایک درے میں لڑائی شروع ہو گئی۔ اس درے میں جنگل بہت گنجان تھا۔ ابتدا میں معلوم ہوتا تھا کہ جنرل روزنکرینز کو فتح ہو گی۔ لیکن بعد میں یہ امر بالکل برعکس نظر آنے لگا۔ اور اس کی فوجوں نے بھاگنا شروع

کیا۔ گارفیلڈ نے اس سے پیشتر کبھی ذلت نہیں اٹھائی تھی۔ دور کی گولیوں کی آواز سے اس نے معلوم کیا کہ فوج کا ایک اور دستہ تھامس کے ماتحت دشمن کے دھاوے کو روک رہا ہے۔ اس نے واپس جا کر اس جنرل سے مدد لانے کا ارادہ کیا۔

روزنکرنز سمجھا کہ موت سے کھیلنا ہے۔ اس نے اجازت دینے میں کچھ تامل کیا۔ لیکن آخر کار کہا۔ "جنرل جو تمہاری رائے میں آئے کرو۔ شاید ہم پھر زندہ نہ ملیں الوداع۔ خدا تم کو برکت دے۔"

گارفیلڈ نے کپتان گاؤ اور دو اردلیوں کے ساتھ دوڑنا شروع کیا۔ تھوڑی دور چل کر یکایک اس پر گولیاں برسنے لگیں۔ ایک گھوڑا زخمی ہوا۔ دوسرا مر کر گر پڑا۔ دونوں اردلی بھی بے جان ہو کر زمین پر گر پڑے۔ اس پر گارفیلڈ ایک پاس کے کھیت کے گرد گھوم گیا تاکہ اسے کوئی نشانہ نہ لگ سکے۔ اس خوف سے بچنے کے لئے اس کو چار سو گز کا فاصلہ طے کرنا تھا۔ اس کے گھوڑے کے بھی گولی لگی تھی مگر زخم گوشت میں تھا اور یہ شریف جانور گولی کے لگنے سے اور بھی تیز ہو گیا تھا۔ اتنے میں شمالی فوج کے تھوڑے سے سوار گھوڑے سرپٹ ڈالے اس کے پاس آ پہنچے اور ان کا جنرل بولا "گارفیلڈ میں سمجھا تھا کہ تم مر گئے۔ مگر تمہارا بال بال بچ جانا ایک معجزہ ہے"

گارفیلڈ کا گھوڑا دو مرتبہ زخمی ہوا تھا۔ مگر تو بھی یہ چار میل تک پھٹے ہوئے کھیتوں اور سنگلاخ زمین پر چلنے کے قابل تھا۔ ایک موقع پر گارفیلڈ کے ارد گرد گولیاں اور گولے اولوں کی طرح برس رہے تھے۔ جس وقت پہلی مرتبہ تھامس اس کو نظر پڑا یہ بے ساختہ بول اٹھا "وہ وہاں ہے! خدا اس بوڑھے بہادر کو برکت دے۔ اس نے فوج کو بچا لیا ہے!" پانچ منٹ میں یہ اس کے پاس پہنچ گیا مگر اس کا شریف گھوڑا اس کے قدموں میں گر کر مر گیا۔

اس بہادرانہ کارگزاری کے عوض میں کہ جس سے اس نے فوج کو پوری بربادی سے بچایا تھا گارفیلڈ کو میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ اور جب سے معمول کے موافق یہ ہمیشہ جنرل گارفیلڈ کہلانے لگا۔

جس ریاست کا یہ رہنے والا تھا وہاں کے لوگوں نے اس کی میدان جنگ کی

[illegible] کو واشنگٹن کی کانگرس کا ممبر منتخب کیا [illegible]
پہنچ [illegible] تھا [illegible] استعفا دے سکتا
تھا۔ ورنہ وہاں استعفا دئے کانگرس کا ممبر نہیں ہو سکتا تھا۔

جیکا ماگا کی لڑائی کے بعد گارفیلڈ واشنگٹن کو مراسلہ دے کر بھیجا گیا۔ ان
لنکن نے اس کو اپنی فوجی ملازمت سے استعفا دے کر کانگرس میں جگہ لینے
کی ترغیب دی۔ کیونکہ گارفیلڈ کی اعلیٰ جنگی واقفیت اور مختلف معلومات سے گورنمنٹ
کو باقی لڑائی کے زمانے میں بہت مدد ملنے کی امید تھی۔ چنانچہ اس صلاح پر عمل کیا گیا۔

گارفیلڈ مدبر سلطنت

کانگرس میں گارفیلڈ ایک زبردست مقرر تھا اور ہر معاملہ پر بحث کرتا تھا۔
اس کی بحث میں سب سے بڑا حصہ [illegible] ریاست [illegible]
کو غور سے دیکھنا شروع کیا اور ان کے [illegible]
کوشش کی جو کہ اس وقت بہت بڑے ہو گئے تھے۔ اس نے قوم کی بھلائی میں
ہر طرح سے مدد کی۔ گارفیلڈ تھا مگر تمام تعلیمی معاملات میں بڑا مستند تھا کیونکہ یہ خود
اپنے تجربے اور محنت سے علم کی قدر جانتا تھا۔ اور اس کی خواہش تھی کہ ریاستہائے
متحدہ کے ہر ایک بچے کو آزادانہ طور پر تعلیم کا فائدہ پہنچایا جائے۔

اس زمانے میں بھی اپنے شوق مطالعہ سے جو اس نے لڑکپن سے
شروع کیا تھا غافل نہ رہا۔ کانگرس کے کتب خانے میں لاانتہا کتابیں تھیں۔ اور
اس نے ان کتابوں سے خوب فائدہ اٹھایا۔

اس کا زندگی بسر کرنے کا طریق بہت سادہ تھا۔ واشنگٹن میں اس کا ایک
چھوٹا سا مکان تھا جس میں کہ کانگرس کے اجلاس کے زمانے میں اکثر اوقات
کئی بڑے بڑے امیر آیا کرتے تھے۔ یہ امیر نہ تھا اور نہ اس نے کبھی کفایت اختیار
کیا۔ اپنی زندگی کی تمام عادات میں یہ بہت معتدل تھا۔ جب کانگرس بند ہوئی تو
یہ اپنے اہل و عیال سمیت ایک کھیت میں جو اس نے خریدا ہوا تھا مصروف رہ کر
اپنا وقت بسر کرتا۔

اُن چند آدمیوں کے برعکس جو رذالت سے اعلیٰ درجے پر پہنچے ہیں گارفیلڈ
نے اپنی جوانی کی دیندارانہ عاجزانہ روش کو نہ چھوڑا۔ جو لوگ اس کی عزت کرتے اور توقیر
پرستش کرتے تھے اُن کے اتہاموں سے بھی جب اس کو بہت رنج ہوتا تو شفقت
ہوتا مصیبتوں میں اس کے صابر رہنے کی وجہ یہی کہ خدا پر اس کا دل بہت بھروسہ
تھا۔ اس کی نیکی اس کی زندگی میں سب سے بڑی خصوصیت تھی؛

گارفیلڈ بڑے بڑے خطرات اور جوش کے وقت لوگوں کو اوسان خطا نہ ہونے
دینے کے واسطے مشہور تھا۔ ۱۴۔ اپریل ۱۸۶۵ء کو پریسیڈنٹ لنکن قتل کیا گیا تھا۔ اس
اُس کے قتل کی خبر فوراً پھیل گئی۔ دوسرے روز صبح کو نیویارک شہر میں ایکسچینج٭
کے پاس ۵۰۰۰۰ آدمی پریسیڈنٹ کا بدلہ لینے کے لئے جمع ہو گئے۔ ایک آدمی ایک
چھوٹا سا جھنڈا ہاتھ میں لئے ہوئے عمارت کی طرف آتا ہوا نظر آیا۔ لوگ اس
شخص کی بغاوت کی خبر سُن کر ساکت ہو گئے۔ اور یہ بدلہ لینے والے آدمی قاصد کے
پیغام کے منتظر تھے؛

"میرے ہموطنو! بادل اور تاریکی خدا کے پاس ہے۔ عدل اور انصاف
اُس کے تخت پر موجود ہیں۔ رحم اور صداقت اُس کے سامنے ہیں۔ میرے
ہموطنو! خدا حکومت کرتا ہے اور واشنگٹن کی گورنمنٹ اب تک ہے" جیمس
گارفیلڈ ان الفاظ کا متکلم تھا۔ ان الفاظ کا اثر نہایت تسکین دہ تھا۔ اور لوگ
اپنے بدلہ لینے کے غضبناک خیالات سے باز آ گئے؛

پریسیڈنٹ کی وفات کے بعد پہلے برس کے ختم ہونے پر گارفیلڈ نے ہاؤس
آف ریپریزنٹیٹوز میں ان الفاظ میں ذیل کی تحریک کی۔ مسٹر سپیکر میں یہ
تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اب اجلاس برخاست ہو۔ جب تک کہ یہ قوم باقی ہے
ہر سال اس شخص کی یاد کا دن رہے گا جب تک کہ جو [illegible] پریسیڈنٹ [illegible]
قوم کی [illegible] ہے۔ اور خدا اس قوم کو تا قیامت قائم رکھے۔ اس کی آخری [illegible] صبح
قائم سے ختم ہوئی [illegible] کے واسطے اُس عظیم [illegible] کے مستحق یہ باقی ہے
کہ خدا کی راہ میں ثابت قدم رہیں۔ اور اس [illegible] ہم [illegible] جب تک کہ

٭ سوداگروں کے جمع ہونے کا مکان۔

وہ ختم ہو۔ اِس اعلیٰ شخص کے پیرو بن کر اور خدا کے حکم کی فرمانبرداری کر کے ہم کو یاد کرنا چاہئے کہ :-

"اُس نے ایک ناقوس بجایا ہے جو کبھی واپس نہیں بُلاتا۔
"وہ خدا انسانوں کے دل اپنے عدل کے تخت کے سامنے صاف کر رہا ہے
"اے میری روح چُست ہو۔ اور اے میرے پاؤں خوش ہو۔
"کیونکہ خدا چلا آ رہا ہے"۔

اِس سنجیدہ کلام کے کہنے کے بعد اجلاس چُپ چاپ سے برخاست ہو گیا۔ لڑائی گو ایک خوفناک مصیبت تھی۔ مگر اس کا انجام نیک ہوا۔ کیونکہ اس کے باعث چالیس لاکھ غلام آزاد ہو گئے۔ جنوب کی شکست کھائی ہوئی ریاستوں نے شمالی فتحیاب ریاستوں پر بہت غار کھایا۔ گارفیلڈ نے تمام مخالفانہ خیالات دور کرنے کے لئے نہایت سرگرمی سے کوشش کی۔ اُس نے ایک ایسے قانون کے جاری کرانے میں بھی سب سے بڑھ کر مدد کی کہ جس سے رہے کالے باشندوں اور گوروں کے حقوق برابر سمجھے گئے تھے ؂

۱۸۶۷ء میں گارفیلڈ اپنے کنبے سمیت یورپ کی سیر کو گیا۔ اس کی صحت اس قدر سخت محنتوں کے باعث خراب ہو گئی تھی۔ زیادہ تر اس وجہ سے اس نے یہ سفر اختیار کیا تھا۔ ایک ہفتے تک لنڈن میں مقیم رہا۔ ہاؤس آف کامنس (مجلس وکلائے عام) میں ایک بحث سُنی۔ ویسٹ منسٹر گرجا۔ ٹاور (قلعہ) برٹش میوزیم (عجائب گاہ) اور تمام دیگر عجیب مقامات کی سیر کی۔ پھر اس نے سکاٹلینڈ کی جھیلوں کی سیر کی اور سکاٹ نے جو اپنی غزلوں میں ان کا حال بیان کیا ہے۔ اُس سے اُن کا مقابلہ کیا۔ یہاں سے یہ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور اٹلی گیا۔ سب سے زیادہ اِس نے روم میں قیام کیا۔ یہاں کے کھنڈرات اور یادگاریں دیکھ کر اس کو وہ زمانے یاد آئے جن کا حال اس نے اپنی کالج کی تعلیم میں پڑھا تھا ؂

گارفیلڈ امریکہ کو واپس آیا۔ اِس میں اب کام کرنے کی قوت پھر پیدا ہو گئی تھی۔ اور سچے کاموں کی تائید کے لئے جرأت بڑھ گئی تھی۔ یہ ہاؤس آف ریپریزنٹیٹو کا علم سرگروہ بنا اور ریاست اوہیو کا جہاں کا یہ باشندہ تھا مایۂ فخر و ناز تصور ہونے لگا

اس کی اچھی شہرت اور ہردلعزیزی کے سبب لوگوں کو ریاستہائے متحدہ
کا سینیٹر منتخب کرنے کا خیال ہوا۔ اور یہ تجویز ہوئی کہ اپنی کامیابی حاصل کرنے
کے واسطے اسے مقام کولمبس کو جانا چاہئے۔ اس کا اس نے یہ جواب دیا:۔
"میں کسی ایسی تجویز کو قبول نہیں کر سکتا۔ میں عہدہ کے واسطے اپنی
انگلی تک نہ اٹھاؤں گا۔ میں نے کبھی بجز مدرسہ حرم کی دربانی کے اور کسی عہدہ
کی کوشش نہیں کی۔ اگر لوگ مجھے اپنا وکیل بنانا چاہتے ہیں تو وہ مجھ کو خود
بخود منتخب کریں گے"۔

جب گارفیلڈ کا نام پیش ہوا تو اور امیدواروں نے اپنے نام واپس لے
لئے۔ اپنے منتخب ہونے کے بعد ایک تقریر میں اس نے کہا:۔
"بیس سال ہیں جب سے میں نے دنیا میں قدم رکھا ہے اور جب میں
نے کہ قریباً ۱۸ سال میں ریاستہائے متحدہ کی کانگرس میں رہا ہوں۔ میں نے
ایک کام کرنے کی کوشش کی ہے۔ خواہ یہ میری غلطی تھی یا نیکی اور میری عمر
بھر میرا اصول رہا ہے کہ مجھ پر کیسی ہی مصیبت آئے مگر میں اپنی تدابیر پر
عمل کروں۔ میں ایک ضلع کی طرف سے کئی سال تک کانگرس میں ممبر رہا ہوں
اور کانگرس کی منظوری کی مجھ کو بہت خواہش تھی۔ لیکن گو اس بات کے کہنے
میں شائد کچھ خودستائی پائی جائے۔ مجھ کو اس سے بھی بڑھکر ایک اور شخص کی
منظوری کی خواہش ہے اور اس شخص کا نام گارفیلڈ ہے۔ وہی صرف ایک
شخص ہے کہ جس کے ساتھ مجھ کو سونا پڑتا ہے۔ جس کے ساتھ کھانا پڑتا ہے
اور جس کے ساتھ رہنا پڑتا ہے۔ اگر میں اس کی منظوری نہ لے سکا تو مجھ کو
ہمیشہ کے لئے ایک برے ساتھی سے سابقہ پڑجائیگا"۔

ریاستہائے متحدہ کا پریسیڈنٹ (صدر مجلس)

۱۸۸۰ء میں گارفیلڈ اپنے کھیت میں تھا۔ اور زمین کے جوتنے۔ احاطہ کی
مرمت کرنے اور مکان کی تعمیر میں مصروف تھا۔ اس وقت یہ نیشنل ریپبلکن کونوشن
(قومی جمہوری مجلس) کا ممبر مقرر ہوا کہ کسی امیدوار کو ریاستہائے متحدہ کے عہدہ

پریسیڈنسی (صدارت) کے واسطے منتخب کرنے کی خبر پہنچی پر اس کا کنبہ گھبرایا اور
سب نے کہا ”ہم جیسا کہ ہم گاؤں میں اس خوشحالی اور آسودگی سے زندگی بسر
کرتے آئے ہیں۔ بہت برا ہو اگر عہدہ تازہ تفکرات کا بار پڑ جائیگا“۔ لیکن اُسکے
دوستوں نے اسے اس عہدہ کے قبول کرنے کی ترغیب دی ؛

کنونشن (مجلس) میں گارفیلڈ نے تجویز پیش کی کہ شرلے کا سکرٹری
مسٹر شرمن پریسیڈنٹ بنایا جاوے۔ اور اس لئے اپنے اس دوست کی تائید
میں تراویز لگایا۔ اسے خود پریسیڈنٹ نامزد ہونے کی کوئی امید نہ تھی۔ جب اس کے
دوستوں نے اسے پریسیڈنٹ بنانے کا تذکرہ کیا تو اس نے اس عہدے کے
لئے کچھ کوشش نہ کی۔ لیکن مجلس کے اختتام سے پیشتر یہ ظاہر ہو گیا کہ گارفیلڈ کو
ہر ایک ممبر نے نہایت خوشی سے پسند کیا ہے ؛

اپنے کھیت میں تھا کہ سرکاری طور پر اس کو خبر پہنچی۔ اس سے پوچھا۔
”اماں جان۔ آپ کی اس میں کیا رائے ہے ؟“۔ اس نے صرف یہ جواب دیا۔
”یہ خدا کا کام ہے اور ہماری نظر میں ایک عجوبہ ہے“۔ اس کی بیوی بولی ”ہم اس
اپنی سادگی اور قناعت میں بہت خوش ہیں۔ میں اس کو سفید محل* کی معزز اور ذمہ
واری کی زندگی کے واسطے تبدیل کرنا نہیں چاہتی“۔ تاہم یہ سمجھ کر کہ اس کو اپنے
کسی آرام کی خاطر اپنے شوہر کی توقیر کے ذریعے کو نہیں روکنا چاہئے وہ خاموش ہو گئی

عہدۂ پریسیڈنسی کی امیدواری قبول کرنے پر گارفیلڈ نے اپنی پالیسی ظاہر
کی جس پر کہ منتخب ہونے کے بعد اس کو عمل کرنا تھا۔ اس نے کہا۔
”یہ ظاہر ہے کہ لڑائی سے ہم کامل طور پر بچے نہیں ہو سکتے۔ اور یکساں
الفت تمام ملک میں نہیں پھیل سکتی جب تک کہ ملک کا ہر ایک باشندہ خواہ
امیر ہو یا غریب۔ سیاہ ہو یا سفید۔ آزادانہ اور مساوی طور پر سلطنتی اور ملکی

+ اضلاع متحدہ امریکہ میں پریسیڈنٹ سب سے بڑا عہدہ ہے جو بمنزلہ دیگر ممالک کے
بادشاہوں کے ہے اور گویا امریکہ کا وہ سب سے بڑا شخص ہے

* اضلاع متحدہ امریکہ کے پریسیڈنٹ کے رہنے کا مکان سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے
اور اسی لئے سفید محل کہلاتا ہے ؛

اس نے ہاتھ اٹھا کر خدا سے اپنے اس فرض کے انجام دینے میں مدد حاصل کرنے کی درخواست کی۔ اس وقت اس قدر سناٹا تھا کہ تمام لوگ بالکل خاموش کھڑے تھے گویا اس کی تقریر کے جادو نے انہیں مسخر کر لیا تھا۔ تب اس سے حسب ضابطہ حلف لی گئی۔ گارفیلڈ نے جھک کر انجیل کا بوسہ لیا اور ریاستہائے متحدہ کے پریسیڈنٹ بننے کی رسم کا خاتمہ ہوا۔ اس کی ماں اور اس کی بیوی دونوں اس کے پاس کھڑی تھیں۔ اس نے کسی اور شخص سے پہلے گھوم کر ادب سے اپنی ماں کا بوسہ لیا اور پھر اپنی بیوی کا۔

(گارفیلڈ کی والدہ)

اس کی ماں کی عمر اس وقت ۸۰ سال کی تھی اور اس کے سر کے بال بالکل سفید اور ملائم تھے۔ اس طرح سے گارفیلڈ نے مجمع عام کے سامنے اس کے شکریہ کے

احسان کو تسلیم کیا۔ اس کی ماں جس نے اپنی تمام زندگی اپنے بیٹے کی بہتری کے
لئے مخصوص کر دی تھی۔ اور اسی کی مادری محبت اور نیک تعلیم سے یہ اس اعلیٰ
رتبے تک جس پر کہ یہ اس وقت سرفراز تھا پہنچا تھا۔ اس وقت اپنے عروج کو پہنچ گئی
اور اس وقت اس کی عمر کی بھی بہت عزت ہوئی کیونکہ یہ گارفیلڈ کی خوشی
راحت اور اس کی خواہشات عزیز دوست تھی۔ یہ دن خوشی اور شادمانی کے
تماشے۔ رنجیدہ جشنوں کے اظہار میں ختم ہوا۔

گارفیلڈ اسی طرح سے مستقل ثابت قدم اور دیندار آدمی رہا جیسا کہ پہلے
تھا۔ یہ اب بھی اسی گرجا میں نماز پڑھنے جاتا جہاں کہ پہلے جایا کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ
بغیر کسی خصوصیت یا امتیاز کے عام نمازی سمجھے جانے کو پسند کرتا۔

شاید کبھی پریسیڈنٹ نے بھی اپنے اعلیٰ عہدے کے فرائض جنرل گارفیلڈ
سے بڑھ کر خوبی سے پورے نہ کئے ہونگے۔ لیکن اس کی عمر جلدی ختم ہونے والی
تھی۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ نوکری کے تلاشی ایسے بہت کثیر تعداد میں آتے تھے
گارفیلڈ صرف ان کو نوکری دیتا جو ان اسامی کے لائق ہوتے تھے۔ ایک ضعیف
العقل آدمی نے جس کو نوکری نہ ملی تھی پریسیڈنٹ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔
دوسری جولائی کو پریسیڈنٹ ایک ریلوے اسٹیشن میں جا رہا تھا اور سکریٹری آف
سٹیٹ کے ہاتھ پر جھکا ہوا تھا کہ قاتل نے اس کے پیچھے آکر ایک پستول سے
دو گولیاں اس پر چلائیں۔ پریسیڈنٹ چکر کھا کر گر پڑا۔ اور اس کا ہمراہی قاتل کے
پیچھے دوڑا۔ فوراً لوگ جمع ہو گئے۔ اور زخمی آدمی کو اوپر کمرے میں لے گئے۔
ڈاکٹر فوراً حاضر ہوئے اور اس کو وائٹ ہاوس (قصر سفید محل) میں لے گئے۔

گارفیلڈ کو یہ سن کر کہ اس کو زخم کاری لگا ہے پہلے اپنی عورت کا خیال
آیا کہ اس پر کیا صدمہ گزرے گا جب اس کو خبر ہوگی۔ اس کی عورت اس وقت
بیمار تھی اور شہر سے باہر گئی ہوئی تھی۔ گو یہ خود بہت تکلیف میں مبتلا تھا مگر اس
نے ذیل کا خط اپنی عورت کو لکھوایا:-

"پریسیڈنٹ اپنی طرف سے یہ لکھواتا ہے کہ اس کو ایک کاری زخم لگا
ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کیسا مہلک ہے۔ وہ ہوش میں ہے اور اسے امید ہے

کہ ہم بہت جلد اس سے ملنے آئیں گی" ؎

اس نے ڈاکٹر سے تاکید کی کہ اس کو اس کی صحیح صحیح حالت سے اطلاع دے۔ اس نے کہا "مجھ سے کوئی بات مت چھپاؤ۔ کیونکہ میں مرنے سے نہیں ڈرتا ہوں"۔ پھر کو ڈاکٹر نے کہا "مسٹر پریسیڈنٹ آپ کی حالت نہایت ہی نازک ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ آپ کئی گھنٹے تک اور زندہ رہ سکتے ہیں"۔ گارفیلڈ نے تحمل سے جواب دیا۔ "ڈاکٹر صاحب! جو خدا کی مرضی ہے وہ ہوگا۔ اگر میرا وقت آگیا ہے تو میں جانے کو تیار ہوں" ؎

گارفیلڈ کی بیوی شام کو واشنگٹن پہنچ گئی۔ پچاس میل فی گھنٹے کی رفتار کی سپیشل ٹرین میں سوار ہو کر آئی تھی۔ اس کے پہنچنے پر لوگوں نے اسے جھٹ پٹ اپنے شوہر کے پاس جانے کو کہا۔ کیونکہ لوگ سمجھے تھے کہ پریسیڈنٹ کا دم نکل رہا ہے۔ اپنے بچوں اور بیوی کی تھوڑی دیر کی ملاقات سے مریض کچھ تازہ دم ہو گیا۔ اور اس کی زندگی کی امید ایک دفعہ پھر بندھ گئی ؎

اس عرصے میں امریکہ کے بہت دور دور شہروں تک تار کی خبر پہنچ گئی۔ اور ان تمام مقامات سے ہمدردی کے پیغام آنے لگے۔ امریکہ کے اصل باشندوں نے کہ جن کی بہتری میں گارفیلڈ نہایت کوشش کرتا تھا۔ ذیل کا پیغام بھیجا:۔

"واشنگٹن میں بڑے حاکم سے کہو کہ اس کی جان پر جو بزدلانہ حملہ ہوا ہے اس کی خبر سن کر ہمارا دل بہت رنجیدہ ہے" ؎

ہفتوں تک مشہور مریض موت اور زندگی کے مابین ڈانواں ڈول حالت میں رہا۔ ہفتوں کے مہینے ہو گئے اور پریسیڈنٹ زندہ رہا۔ لوگوں کو اس کی جان بچنے کی امید ہونے لگی۔ چونکہ واشنگٹن کی آب وہوا اس کی صحت میں خلل انداز معلوم ہوتی تھی۔ لہذا ڈاکٹر اس کو ساحل بحر پر لے گئے۔ پہلے تو اس تغیر سے اسے کچھ فائدہ ہوا مگر چند روز بعد اس کی حالت بگڑ گئی ؎

اس لمبی بیماری میں مریض نے اپنی تمام تکالیف کو نہایت دلیری اور استقلال سے برداشت کیا۔ کبھی کبھی تکلیف بھی سخت ہوتی کہ جس سے یہ قوی آدمی گھل کر صرف ایک مشت پوست و استخوان رہ گیا۔ تاہم کوئی شکایت کا کلمہ کبھی اس کی

وہاں سے نہ نکلا۔ اُس کی عورت اور لڑکیاں ہر وقت اُس کے پاس موجود رہتیں
وہ نہایت اُلفت سے اُسے غور سے دیکھتی رہتیں۔ دوسری طرف ہر ملک کے
لوگ مریض کی تازی خبر کے بدل منتظر رہتے ؛

۱۹ ستمبر کو دن کے وقت اُسے نہایت سخت تکلیف رہی۔ مگر شام کے
وقت اُس کی حالت کچھ درست ہوگئی۔ اُسے آرام سے سوتا دیکھ کر اُس کی بیوی بھی
سونے چلی گئی۔ کوئی دس بجے کے قریب گارفیلڈ کی آنکھ کھلی تو طبیعت زیادہ کسلمند
معلوم ہوئی۔ اُس نے اپنے دل پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا "یہاں مجھے کیسا سخت درد ہو
رہا ہے"۔ جب ڈاکٹر نے اُسے دیکھا تو چلا اُٹھا "گارفیلڈ مر رہا ہے اُس کی عورت
کو بُلا دو"۔ اُس وقت سے گارفیلڈ بیہوش نظر آیا۔ مگر اُس نے اپنی عورت کو کمرے
میں آتے ہوئے دیکھا۔ اور جب یہ اُس کے بستر کی دوسری طرف سے اُس کا
ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینے آئی تو یہ اُسے دیکھتا رہا۔ کوئی آدھ گھنٹے میں اُسی دن تک
زخموں کی تکلیف اُٹھا کر یہ بہادر مسافر آرام سے چل بسا ؛

کوئی آدھی رات گزری تھی کہ یہ غمناک خبر واشنگٹن اور امریکہ کے اور
شہروں میں پہنچی۔ رات کے سُنسان عالم میں ماتمی گھنٹوں کے بجنے سے امریکہ
کے لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اُن کا پریسیڈنٹ اب دنیا میں نہیں رہا۔ سب سے
پہلے ملکہ انگلستان نے ماتم پرسی کا پیغام اس نئی بیوہ کو بھیجا جس کا شوہر ابھی
امریکہ کی پریسیڈنسی کی کرسی خالی کر گیا تھا۔

"وہ اس خوفناک موقع پر جو دلی غمخواری مجھ کو تم سے ہے وہ لفظوں میں ادا
نہیں ہو سکتی۔ خدا تمہاری مدد کرے اور تم کو تسکین دے اور صرف وہی تسکین
دے سکتا ہے"۔ کیونکہ ملکہ پر خود بیوگی کے غم گزر چکے تھے۔ چنانچہ اُس عورت کے
غم کا کہ جس پر اُسی کی طرح مصیبت پڑی تھی اُس نے سب سے بڑھ کر اندازہ کیا۔ کرہ
ارض کے ہر ایک ملک سے ماتم پرسی کے پیغام آئے۔ اور تمام بڑے بڑے
آدمیوں نے اس مرنے والے کی بیوقت وفات پر افسوس کا اظہار کیا ؛

مرحوم پریسیڈنٹ کی لاش کو مصالح لگایا گیا اور وہ لباس جو جلوس کے
روز پریسیڈنٹ نے پہنا تھا پہنایا گیا۔ اُس کے تابوت پر ایک چاندی کی تختی پر

ذیل کی سادہ عبارت کندہ کر کے رکھی گئی:-

جیمس ابراہام گارفیلڈ

پیدائش ۱۹ نومبر ۱۸۳۱ء

پریسیڈنٹ ریاستہائے متحدہ - وفات ۱۹ ستمبر ۱۸۸۱ء

اس کے پاس ایک لپٹا ہوا کاغذ بھی رکھ دیا گیا - جس پر انگریزی میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہوئی ہے:-

Life's work well done;
Life's race well run;
Life's crown well won;
Now is the rest.

لاش کو سپیشل ٹرین میں واشنگٹن لے گئے [illegible] چڑھتے ہوئے تھے - بڑے بڑے شہروں میں جہاں سے ٹرین گزری لوگ اس کے سامنے خاموش برہنہ سر کھڑے رہتے اور [illegible] ہر طرف حسرت اور رنج کا عالم طاری تھا - دو روز تک لاش [illegible] مکان میں رکھی رہی - اور بعد میں جھیل ایری کے کنارے کلیولینڈ [illegible] میں دفن کی گئی - اسی جگہ پریسیڈنٹ سے دفن ہونے [illegible] اس کا دلپسند گیت جس کا ترجمہ حاشیہ میں لکھا گیا ہے اس کی قبر پر گایا گیا* دس لاکھ روپے کا چندہ اس کی بیوہ اور اس کے بچوں کی امداد کے لئے جمع کیا گیا۔

قاتل مسمی گوئٹی بعد میں قتل کیا گیا - یہ سوال ہو سکتا ہے کہ کیوں خدا اس طرح سے بعض بہت عمدہ اور نہایت مفید شخصوں کی زندگی ناگہانی ختم کر دیتا

* ان چار انگریزی مصرعوں کا ترجمہ یہ ہے:- "زندگی اچھی طرح بسر کی - "زندگی کی دوڑ خوب دوڑا - "زندگی کا تاج اچھی طرح حاصل کیا" اور اب آرام کر رہا ہے"

نہ پوچھا۔ بخلاف اِس کے یہ دیر سے سوتا اور سویرے اُٹھتا اور کسی وقت فارغ نہ رہتا۔

۴۔ مستعدی کی ضرورت:۔ بعض آدمی عین وقت پر ضیفہ توڑ محنت کرتے ہیں۔ بہت سے طالبعلم ہیں جو تعلیم کا بہت سا وقت سستی میں گنوا دیتے ہیں۔ اور آخیر وقت میں کمی پوری کرنے کے لئے بیحد کوششیں کرتے ہیں۔ اِس طریقے کا انجام ناکامیابی ہوتا ہے۔

۵۔ خودمددی کی قدر:۔ بہت سے آدمی بجائے اِس کے کہ خود کوشش کر کے اپنے آپ کو عہدوں کے قابل بنائیں۔ انہیں زور سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گارفیلڈ کے پاس نہ زر تھا نہ دوست تھے تاہم وہ سلطنت میں اعلیٰ ترین مرتبے پر صرف اپنی کوششوں کی بدولت جا پہنچا۔ "اپنی مدد آپ کرو" ایک ایسا مسئلہ ہے جسے ہمیشہ دل پر منقش رکھنا چاہیئے۔

۶۔ چال چلن کا اثر:۔ گارفیلڈ میں لیاقت بہت تھی۔ مگر یہ اس کا چال چلن تھا جس کے سبب اُسے اپنے ہموطنوں کی عزت اور اُلفت نصیب ہوئی تھی۔ اپنے بستر مرگ پر اُس نے پوچھا "کیا تواریخ میں میرا نام رہیگا"۔ "وہ بیشک" جواب ملا۔ "اور لوگوں کے دلوں میں بھی"۔

۷۔ فرض رہنمائے زندگی ہونا چاہیئے:۔ یہ مسئلہ گویا گارفیلڈ کا عصا تھا۔ یہ کہا کرتا تھا۔ "مجھکو نا واجب کام میں کامیاب ہونے سے واجب کام میں شکست کھانا قبول ہے"۔ ہمارے ملک کے بعض تعلیم یافتہ لوگوں کا دستور ہے کہ جدھر زمانے کا رُخ بدلتا دیکھتے ہیں اُدھر ہی بدل جاتے ہیں۔ ہم یہ مان لیں کہ اس دنیا میں اعلیٰ رُتبوں پر پہنچنے کے لئے لیاقت کا ہونا ضروری نہیں ہے اگر ہو بھی تو دنیاوی عزتیں بہت جلد ختم ہو جاتی ہیں۔ گارفیلڈ پریسیڈنٹ کے عہدے پر پہنچنے کے چند ماہ بعد ہی دنیا سے اُٹھ گیا۔ غرض ہم سب کو خواہ ہماری زندگی کیسی عزت یا ذلت کی ہو خدا تعالےٰ کی مرضی پر ضرور چلنا چاہیئے اور اپنی عمر میں بنی نوع انسان کے لئے مفید بننا چاہیئے۔ اور آخرکار زندگی کا لازوال تاج حاصل کرنا چاہیئے۔

لول امریکہ کے ایک مشہور مصنف نے گارفیلڈ کے بارے میں کچھ عمدہ شعر لکھے ہیں جن کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

"ویس میں تجھ کو بالکل گیا گزرا نہیں سمجھتا ہوں۔ تیرے نیک کام ب تک ہمارے ساتھ ہیں۔ تیری روح نے اپنا خاکی لباس ایک طرف پھینک دیا ہے۔ اور صرف آزادانہ طور پر بدی کا مقابلہ کر رہی ہے۔ تو نے جو کلمے آزادی کے بارے میں کہے ہیں کبھی نہیں مٹیں گے۔ تو سوتا نہیں ہے۔ کیونکہ اب تیری محبت کو پر لگے ہوئے ہیں اور وہ وہاں اڑ کر جاتی ہے جہاں تیری امید مشکل سے پہنچ سکتی ہے۔ اور اکثر اُس دوسری دنیا سے اس دنیا پر اسلئے آدمی جو مر گئے ہیں ان کی روحیں پرتو ڈال سکتی ہیں۔ تا کہ کوشش کرنے والے آدمیوں کو زیادہ راحت پہنچائیں۔ اور صداقت کو زیادہ الہامی نورانی لباس سے آراستہ کریں"۔

تمام شد

لکڑی کے کندوں کے مکانات کہ جن کو لوگ کیبن کہتے ہیں اور امریکہ کے غریب بستیاں بسانے والے ان میں رہتے تھے۔